بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف

مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

بہت سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہوں گے کہ مرزائی یا قادیانی مذہب، اسلام سے کوئی علیحدہ مذہب نہیں، بلکہ مذہبِ اسلام ہی کی ایک شاخ ہے اور دیگر اِسلامی فرقوں کی طرح یہ بھی ایک اسلامی فرقہ ہے۔اس لیے یہ لوگ قادیانیوں کو مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھنے میں تأمل کرتے ہیں۔یہ بالکل غلط ہے۔ان لوگوں کی یہ غلط فہمی سراسر اِسلام سے لاعلمی اور بےخبری پر مبنی ہے۔یہ مسلمان کی جہالت کی انتہا ہے کہ اسے اسلام اور کفر میں فرق نہ معلوم ہوا۔

جاننا چاہیے کہ ہر ملت اور مذہب کے کچھ اصول اور عقائد ہوتے ہیں کہ جن کی بناء پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے۔اسی طرح اسلام کے بھی کچھ بنیادی اُصول اور عقائد ہیں کہ اِن اصولوں اور عقائد کے اندر رہ کر جو اِختلاف ہو، وہ فروعی اختلاف ہے اور جو اِختلاف اِن مسلّمہ اصول اور عقائد کی حدود سے نکل کر ہو۔وہ اصولی اختلاف کہلاتا ہے اور اس اختلاف سے وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج اور مرتد سمجھا جاتا ہے۔

اس مختصر تحریر میں ہم نہایت اختصار کے ساتھ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قادیانی مذہب، دینِ اسلام کے اصول اور عقائد سے کس درجہ متصادم اور مزاحم ہے۔تاکہ یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے کہ اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے۔مرزائی مذہب کے اصول اور عقائد، دینِ اسلام کے اصول اور عقائد کے بالکل متضاد اور مخالف ہیں۔بالکل ایک دوسرے کی ضد اور اُلٹ ہیں۔مذہبِ اسلام اور مرزائیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

مرزائیوں کے نزدیک بھی اسلام اور مرزائیت میں اختلاف اصولی ہے: قادیانیوں کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے:

> ''یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں (یعنی مسلمانوں) کے درمیان میں کوئی فروعی اختلاف ہے۔کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب (مرزا قادیانی) کی ماموریت کے منکر ہیں، بتاؤ یہ اختلاف،فروعی کیونکر ہوا؟ قرآن مجید میں لکھا ہے۔لا نفرق بین احد من رسلہ، لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے انکار میں تفرقہ ہوتا ہے۔''(''نہج المصلی'' مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص۲۷۴، ج۱)

پہلا اختلاف:

مسلمانوں کے نبی اور رسول محمد عربی فداہ اُمی وابی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مرزائیوں کا نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔(''دافع البلاء''، ص:۱۱۔''روحانی خزائن''، ص۲۳۱ ج۱۸) اور ظاہر ہے کہ نبی ہی کے بدلنے سے مذہب جدا سمجھا جاتا ہے۔مسلمانوں کی حیثیت یہود اور نصاریٰ سے اسی لیے جدا ہے کہ اِن کا نبی اُن کے نبی کے علاوہ ہے۔حالانکہ مسلمان بھی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام پر ایمان رکھتے ہیں، جو شخص فقط حضرت موسیٰ علیہ السلام یا فقط حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اِیمان نہ لائے، وہ یہودی اور عیسائی ہے۔مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا اور جو یہودی اور عیسائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اِیمان لے آئے۔وہ یہودی اور عیسائی نہیں رہتا، بلکہ مسلمان اور محمدی کہلاتا ہے۔اسی طرح جو شخص مرزا غلام احمد پر اِیمان لائے۔وہ مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا۔

اس لیے کہ نئے پیغمبر پر اِیمان لانے کی وجہ سے وہ پہلے پیغمبر کی امت سے خارج ہو جاتا ہے اور نئے نبی کی امت میں داخل ہو جاتا ہے۔معلوم ہوا کہ تمام مرزائی، مرزا غلام احمد کو نبی ماننے کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور دینِ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔اُن کو مسلمان، محمدی یا احمدی کہنا جائز نہیں۔اُن کو مرزائی اور غلامی اور قادیانی کہا جائے گا اور اُن کا دین، اسلام نہیں ہوگا، بلکہ اُن کا مذہب، مرزائی مذہب ہوگا۔

دوسرا اختلاف:

تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں۔ جیسا کہ نصِ قرآنی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور احادیثِ متواترہ اور اجماعِ صحابہؓ وتابعین اور امتِ محمدیہ کے چودہ سو برس کے تمام علمائے مقتدمین اور متاخرین کے اتفاق سے یہ مسلّم ہے کہ نبوت ورسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوچکی ہے۔ یہ اسلام کا اساسی، اصولی اور بنیادی عقیدہ ہے۔ جس میں کسی اسلامی فرقہ کو اِختلاف نہیں۔

مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوئی۔ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ گویا مرزا قادیانی کے زعم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں، بلکہ فاتح النبیین ہیں، یعنی نبوت کا دروازہ کھولنے والے ہیں۔ (''براہین احمدیہ''، جلد پنجم، ص ۱۳۹۔ ''روحانی خزائن''، ص ۳۰۶، ج ۲۱)

امتِ محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امتِ محمدیہ میں جو پہلا اجماع ہوا وہ اِسی مسئلہ پر ہوا کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرے۔ اُس کو قتل کیا جائے۔ اَسود عنسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ حیات میں دعویٰ نبوت کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو اُس کے قتل کے لیے روانہ فرمایا۔ صحابی نے جا کر اسود عنسی کا سر قلم کیا۔ مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالنے کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا۔ وہ یہ تھا کہ مسیلمہ کذاب کے قتل اور اس کی جماعت کے مقابلہ اور مقاتلہ کے لیے خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں صحابہ کرام کا ایک لشکر روانہ کیا۔ کسی صحابی نے مسیلمہ سے یہ سوال نہیں کیا کہ تُو کس قسم کی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، مستقل نبوت کا مدعی ہے، یا ظلی اور بروزی نبوت کا مدعی ہے اور نہ کسی نے مسیلمہ کذاب سے اس کی نبوت کے دلائل اور براہین پوچھے، اور نہ کوئی معجزہ دکھلانے کا سوال کیا، صحابہ کرام کا لشکر میدانِ کارزار میں پہنچا۔ مسیلمہ کذاب کے ساتھ چالیس ہزار جوان تھے۔ خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللہ عنہ نے جب تلوار پکڑی تو مسیلمہ کے اٹھائیس ہزار لشکری مارے گئے اور خود مسیلمہ بھی مارا گیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، مظفر ومنصور مدینہ منورہ واپس آئے اور مالِ غنیمت مجاہدین میں تقسیم کیا گیا۔ مسیلمہ کے بعد طُلَیحہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کے لیے بھی حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ (فتوح البلدان ص ۱۰۲)

اس کے بعد خلیفہ عبدالملکؒ کے عہد میں حارث نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ خلیفۂ وقت نے علماء، صحابہؓ وتابعین کے متفقہ فتویٰ سے اس کو قتل کر کے سولی پر چڑھایا اور کسی نے اس سے دریافت نہیں کیا کہ تیری نبوت کی کیا دلیل ہے اور نہ کوئی بحث اور مناظرہ کی نوبت آئی اور نہ معجزات اور دلائل طلب کیے گئے۔ قاضی عیاض ''شفاء'' میں اس واقعہ کو نقل کر کے لکھتے ہیں: ''بہت سے خلفاء اور سلاطین نے مدعیانِ نبوت کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا ہے۔''

خلیفہ ہارون رشیدؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ ہارون رشید نے علماء کے متفقہ فتویٰ سے اس کو قتل کیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ قرونِ اولیٰ سے لے کر اس وقت تک تمام اسلامی عدالتوں اور درباروں کا یہی فیصلہ رہا ہے کہ مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے کافر اور مرتد اور واجب القتل ہیں۔

قتلِ مرتد کے متعلق مرزائی خلیفہ اول حکیم نورالدین کا فتویٰ:

> ''مجھے (حکیم نورالدین کو) خدا نے خلیفہ بنادیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ (مجھے) معزول کردے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے، تو یاد رکھو! میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں، جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔'' (رسالہ ''تشحیذ الاذہان''، قادیان، جلد ۹، نمبر ۱۱، ص ۱۴، نومبر ۱۹۱۴ء)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حکیم نورالدین قادیانی کے نزدیک بھی مرتد کی سزا قتل ہے۔ اسی لیے وہ مخالفین کو خالد بن ولیدؓ کے اتباع میں اس سنت کے جاری کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔

قادیانیوں کو حج بیت اللہ کی ممانعت کی وجہ:

مرزائیوں کے نزدیک قادیان کی حاضری ہی بمنزلہ حج کے ہے، اور اُن کے مطابق مکہ مکرمہ جانا، اس لیے ناجائز ہے کہ وہاں قادیانیوں کو قتل کردینا جائز ہے۔ چنانچہ مرزا بشیرالدین محمود، قادیانی خلیفۂ ثانی ایک خطبہ جمعہ میں کہتا ہے کہ:

> ''آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لیے مقرر کیا تھا۔ آج احمدیوں کے لیے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے، مگر اُس سے جو غرض یعنی قوم کی ترقی تھی۔ وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی، کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کردینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام (یعنی حج) کے لیے مقرر کیا ہے۔'' (''برکات خلافت''، 1914ء)

تیسرا اِختلاف:

☆ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اخروی نجات کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اِیمان لانا کافی ہے، لیکن مرزائی جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نجات کا دارومدار مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لانے پر ہے۔(''اربعین''، نمبر۴، ص۶۔''روحانی خزائن''، ص۴۳۵، ج۱۷)

☆ اور جو شخص مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے اور اَبدی جہنم کا مستحق ہے۔(''مجموعہ اشتہارات، ص۲۷۵ ج۳ ''حقیقت الوحی، ص۱۶۳۔''روحانی خزائن''، ج۲۲، ص۱۶۷) نہ اس کے ساتھ نکاح جائز، (''برکات خلافت''، ص۷۵) اور نہ اس کی نماز جنازہ درست ہے۔(''انوار خلافت''، ص۹۳، از مرزا بشیر الدین قادیانی)

☆ مرزا قادیانی کے نزدیک اُس کے ماننے والوں یعنی قادیانیوں کے سوادنیا کے پچاس کروڑ مسلمان کافر اور اَولادالزنا ہیں۔(''آئینہ کمالاتِ اسلام''، ص۵۴۸۔''روحانی خزائن''، ص۵۴۸، ج۵۔''آئینہ صداقت''، ص۳۵) چنانچہ اسی بناء پر چودھری ظفراللہ (قادیانی، سابق وزیر خارجہ پاکستان) نے قائداعظم کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی، کیونکہ ظفراللہ کے نزدیک قائداعظم کافر اور جہنمی تھے۔قائداعظم کی وصیت یہ تھی کہ میری نماز جنازہ شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی قدس اللہ سرہٗ پڑھائیں، چنانچہ وصیت کے مطابق شیخ الاسلامؒ نے تمام ارکانِ دولت (حکومتی عہدیداروں) اور مسلمانانِ ملت کی موجودگی میں قائداعظم کا جنازہ پڑھایا اور اپنے دستِ مبارک سے ان کو دفن کیا۔

قائداعظم کا مذہب:

قائداعظم کی اس وصیت اور طرزِ عمل سے صاف ظاہر ہے کہ قائداعظم کا مذہب وہی تھا جو شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا، اور پاکستان اُسی قسم کی اسلامی حکومت ہے کہ جس قسم کا اسلام حضرت شیخ الاسلام کا تھا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اُسی پاکستان کے شیخ الاسلام تھے اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ شیخ الاسلام عثمانی، مرزائی جماعت کو مرتد کہتے اور خارج از اِسلام سمجھتے تھے اور اُن کی نظر میں مسیلمۂ پنجاب (مرزا قادیانی) کا وہی حکم تھا جو شریعت میں یمامہ کے مسیلمہ کذاب کا ہے۔ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریرات اس بارہ میں صاف اور واضح ہیں۔

تمام مسلمان، مرزائیوں کے نزدیک کافر، جہنمی اور اولادالزنا ہیں:

مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن وحدیث کے ایک، ایک حرف پر بھی عمل کرے، مگر مرزا قادیانی کو نبی نہ مانے تو وہ ایسا ہی کافر ہے۔ جیسے یہود اور نصاریٰ اور دیگر کفار ہیں اور مرزا قادیانی کے تمام منکر اَولادالزنا ہیں۔(''قادیانی مذہب''، ص۱۳۲)

چوتھا اختلاف:

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی معتبر ہے جو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور اُس کے بعد صحابہؓ و تابعین کی تفسیر کا درجہ ہے۔ مرزا قادیانی کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی وہی تفسیر معتبر ہے جو میں بیان کروں۔ اگرچہ وہ تمام احادیثِ متواترہ اور صحابہ اور تابعین اور اُمتِ محمدیہ کے تمام علماء کے خلاف ہو۔(''اعجازِ احمدی''، ص۳۰،''روحانی خزائن''، ص۱۴۰، جلد۱۹)

پانچواں اختلاف:

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم معجزہ ہے۔ بعینہٖ حدِ اعجاز کو پہنچا ہوا ہے۔ کوئی اس کا مثل نہیں لاسکتا ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی اور مرزائی جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا کلام بھی معجزہ ہے۔ مرزا قادیانی اپنے قصیدہ اعجازیہ کو قرآن کی طرح معجزہ قرار دیتا تھا۔ مرزائیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی وحی پر اِیمان لانا ایسا ہی فرض ہے، جیسا کہ قرآن پر اِیمان لانا فرض ہے اور جس طرح قرآن کریم کی تلاوت عبادت ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کی وحی اور الہامات کی تلاوت بھی عبادت ہے۔(خطبۂ عید: از مرزا بشیر الدین محمود، مندرجہ:''الفضل''، قادیان ج۱۵، نمبر۸۷، ص۶۔۳ اپریل ۱۹۲۸ء)۔ اب ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے بعد اگر کسی اور کتاب پر بھی ایمان لانا فرض ہو تو پھر قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب نہ ہوگی۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

''آنچہ من بشنوم زِ وحی خدا
بخدا پاک دانمش از خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم''

(دُرِّثمین فارسی) ص۲۸۷۔ نزول المسیح ص۹۹۔''روحانی خزائن''، ص۷۷، ج۱۸)

ترجمہ:(۱)جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں،خدا کی قسم!اُسے ہر قسم کی خطاء سے پاک سمجھتا ہوں۔
(۲)قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے،میرا ایمان ہے۔

چھٹا اختلاف:

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث حجت ہے اور اُس کا اتباع ہر مسلمان پر فرض اور واجب ہے **من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ. وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ.**

لیکن مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ جو حدیثِ نبوی،میری وحی کے موافق نہ ہو۔اُس کو رَدّی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے۔

مرزا قادیانی حدیثِ نبوی کے متعلق لکھتا ہے کہ:

(۱)''جو شخص (یعنی مرزا قادیانی) حکم ہو کر آیا ہے۔اُس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے،جس انبار کو چاہے،خدا سے علم پا کر رَد کرے۔''

(حاشیہ ضمیمہ ''تحفہ گولڑویہ''،ص۱۰۔''روحانی خزائن''ص۵۱،ج۱۷)

(۲)''اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔''(اعجاز احمدی ص۳۰۔روحانی خزائن،ص۱۴۰،ج۱۹)

ساتواں اختلاف:

قرآن اور حدیث جہاد کی ترغیب اور اُس کے احکام سے بھرا پڑا ہے،مگر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جہادِ شرعی میرے آنے سے منسوخ ہو گیا اور انگریزوں کی اطاعت اولی الامر کی اطاعت ہے اور انگریزوں سے جہاد کرنا حرامِ قطعی ہے۔(ضمیمہ ''تحفہ گولڑویہ''،ص۲۷۔''روحانی خزائن''،ص۷۷،ج۱۷)

لیکن پاکستان کی تخریب کے لیے فوجی تیاریاں اور ریشہ دوانیاں،قادیانیوں کے نزدیک فرضِ عین ہیں اور وہ لیل نہار اِسی دُھن میں لگے ہوئے ہیں۔

آٹھواں اختلاف:

مسلمانون کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم،خاتم النبیین ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والا خواہ کتنا ہی صالح اور متقی ہو،وہ انبیاء ومرسلین سے افضل و بہتر نہیں ہو سکتا۔جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ یہ ہے کہ میں تمام انبیاء کرام سے افضل ہوں۔مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

''انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم از کسے
آنچہ دادست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا تمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ است و لعین''

(''درثمین''(فارسی)ص۲۸۷،۲۸۸۔''نزول المسیح''ص۹۹،''روحانی خزائن''ص۴۷۷ج۱۸)

ترجمہ:(۱)اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں،مگر میں عرفان میں اُن نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔
(۲)خدا نے جو پیالے ہر نبی کو دیے ہیں۔اُن تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دیا گیا ہے۔
(۳)مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں،میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں،جو جھوٹ کہتا ہے وہ لعین ہے۔

نواں اختلاف:

اَزرُوئے قرآن وحدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول اور برگزیدہ بندے،بغیر باپ کے مریم صدیقہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔صاحبِ معجزات تھے۔لیکن مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں مسیح بن مریم سے افضل ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ اقدس میں جو مغلظات اور بازاری گالیاں لکھی ہیں۔اُن کے تصور سے ہی کلیجہ شق ہوتا ہے۔بطور نمونہ ایک عبارت ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو اُس سے بہتر، غلام احمد ہے(''دافع البلاء''ص۲۰۔''روحانی خزائن''ص۲۴۰،ج۱۸)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

☆ خدانے اِس امت میں سے مسیح موعود(مرزا قادیانی) بھیجا، جواُس پہلے مسیح (یعنی حضرت عیسٰی) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے، اُس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر مسیح بن مریم میرے زمانہ میں ہوتا، تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں۔ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔''(''حقیقۃ الوحی''ص۱۴۸،۱۵۳۔''روحانی خزائن''ص۱۵۲،ج۲۲)

☆ ''آپ (حضرت عیسٰی) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار، کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''(حاشیہ ضمیمہ''انجام آتھم''ص۷،''روحانی خزائن''ص۲۹۱،ج۱۱)

☆ ''اس نادان اسرائیلی(حضرت عیسٰی) نے ان معمولی باتوں کا پیشین گوئی کیوں نام رکھا۔''(ضمیمہ''انجام آتھم''ص۴۔''روحانی خزائن''ص۲۸۸،ج۱۱)

☆ ''یہ بھی یادرہے کہ آپ (یعنی حضرت عیسٰی) کو کس قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔''(حاشیہ ضمیمہ''انجام آتھم''ص۵۔''روحانی خزائن''ص۲۸۹،ج۱۱)

دسواں اختلاف:

تمام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ محمد عربی فداہ نفسی واُمی وابی صلی اللہ علیہ وسلم، سیّد الاوّلین وَالآخرین اور افضلُ الانبیاء والمرسلین ہیں اور قادیان کا ایک دہقان اور دشمنانِ اسلام یعنی نصاریٰ بے لگام کا ایک زرخرید غلام یعنی مرزا غلام قادیانی، کبھی تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی یہ کہتا ہے کہ میں عینِ محمد ہوں اور کبھی یہ کہتا ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل اور بہتر ہوں۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات صرف تین ہزار تھے۔(''تحفہ گولڑویہ''، ص۴۰۔''روحانی خزائن''ص۱۵۳، ج۱۷) لیکن مرزا قادیانی نے اپنے معجزات کی تعداد(''براہین احمدیہ''، حصہ پنجم ص۵۶۔''روحانی خزائن''ص۷۲، ج۲۱) میں دس لاکھ بتائی ہے۔ گویا معاذ اللہ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مرزائے قادیان سے شان اور مرتبہ میں تین سوتینتیس درجہ کم ہیں، اور قرآن کریم میں جو آیتیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اُتری ہیں۔ اُن کے متعلق مرزا قادیانی یہ کہتا ہے کہ یہ آیتیں میرے بارے میں اُتری ہیں۔ مثلاً:

(۱) آیت **سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ الیٰ آخرہٖ**، جس میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزۂ معراج کا ذکر ہے، لیکن مرزا کہتا ہے کہ یہ میرے بارے میں نازل ہوئی۔ (''تذکرہ''ص۹۷،۲۷۵،۶۳۵،طبع سوم)

(۲) **ثم دَنٰی فتدلّٰی فکان قاب قوسین اَو ادنٰی.** جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قربِ خداوندی یا قربِ جبرئیلی کا ذکر ہے، لیکن مرزا کہتا ہے کہ یہ میرے بارے نازل ہوئی۔ (''تذکرہ''ص۶۸۔۳۶۰۔۳۹۴۔۳۹۵۔۶۳۳،طبع سوم)

(۳) **انا فتحنا لک فتحاً مبینا.** لیکن مرزا کہتا ہے کہ مجھ پر نازل ہوئی۔(''تذکرہ''ص۵۰۔۲۸۰۔۳۵۶۔۵۱۵۔۶۳۱)

(۴) **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی**(''تذکرہ''ص۱۴۶۔طبع سوم)

(۵) **انا اعطینک الکوثر**، وغیرہ ذلک من الآیات(''تذکرہ''ص۹۴،۱۰۴۔طبع سوم)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ آیتیں میرے بارے میں مجھ پر نازل ہوئی ہیں، اور مثلاً قرآن کریم میں جو **محمد رسول اللہ** (صلی اللہ علیہ وسلم)(''ایک غلطی کا ازالہ''ص۴)اور **مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد** آیا ہے۔ اس سے بھی مرزا صاحب ہی مراد ہیں۔(''انوار خلافت''ص۱۸) اور محمد اور احمد میرا نام ہے۔(نعوذ باللہ) مرزا کیا ہے، ایک دجال بھی ہے اور نقال بھی ہے۔

قادیان کی زمین ارضِ حرم ہے:

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

''زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے'' (''درثمین''(اردو)،ص۵۲(مجموعہ کلام)، مرزا غلام احمد قادیانی)

قادیان کی حاضری بمنزلہ حج کے ہے:

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی (سابق سربراہ قادیانی جماعت) اپنے ایک خطبہ میں کہتا ہے کہ

''یہ ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے اور جیسا حج میں رفث اور فسوق اور جدال منع ہے۔ ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے۔'' (برکات خلافت)

(گویا کہ آیت فلا رفث و لا فسوق و لا جدال فی الحج. قادیان کے جلسہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ مؤلف)

قادیان میں مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ:

''اس مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ. (''خطبۂ الہامیہ'' حاشیہ ص ۲۱۔ ''روحانی خزائن'' ص ۲۱، ج ۱۶)

مرزا قادیانی ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ:

''مسجد اقصیٰ وہی ہے کہ جس کو مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بنایا۔'' (''خطبۂ الہامیہ'' حاشیہ ص ۲۵۔ ''روحانی خزائن'' حاشیہ ص ۲۵، ج ۱۶)

قادیان میں بہشتی مقبرہ:

قادیان میں بہشتی مقبرہ کے نام سے قادیانیوں کا ایک مقبرہ (قبرستان) ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو اُس زمین میں دفن ہوگا۔ وہ بہشتی ہوگا۔ (''ملفوظات احمدیہ'' ص ۳۲۴ ج ۸) اور پھر مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ رُوئے زمین کے تمام مقابر اُس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (مکاشفاتِ مرزا، ص ۵۹)

مرزا کی اُمت:

مرزا قادیانی نے اپنی کتب میں جا بجا اپنے ماننے والوں یعنی قادیانیوں کو اپنی اُمت بتایا ہے۔

مرزا کے مریدین بمنزلہ صحابہؓ کے ہیں:

امت محمدیہ کی طرح مرزا قادیانی کی اُمت میں بھی طبقات ہیں اور مرزا قادیانی کے دیکھنے والے صحابہ کہلاتے ہیں (''خطبۂ الہامیہ'' ص ۱۷۱۔ ''روحانی خزائن''، ص ۲۸۵۱، ج ۱۶) تو اُن کے دیکھنے والے تابعین اور تبع تابعین۔ (معاذ اللہ)

مرزا کے اہل و عیال بمنزلہ اہل بیت کے ہیں:

اور مرزا قادیانی کے خاندان کو ''اہل بیت'' اور ''خاندانِ نبوت'' اور مرزا قادیانی کی بیویوں کو ''ازواجِ مطہرات'' کہا جاتا ہے۔ (''سیرۃ المہدی'' ص ۱۷۱ ج ۲۔ از مرزا بشیر احمد قادیانی)

مرزا کا خاندان، خاندانِ نبوت ہے:

اور مرزا قادیانی کے خاندان کو ''خاندان نبوت'' کے نام سے پکارا جاتا ہے اور قرآن اور حدیث میں اہل بیت اور ذوی القربی کے جو حقوق اور احکام آئے ہیں۔ وہ سب مرزا قادیانی کے خاندان اور اہل بیت کے لیے ثابت کیے جاتے ہیں۔ (تقریر مرزا محمود مندرجہ: ''الفضل'' قادیان، ج ۲۰ نمبر ۸۱، ص ۳۔ ۸/ جنوری ۱۹۳۳ء)

مرزا قادیانی کی امت میں ابوبکر و عمر:

مرزا قادیانی کے جانشینِ اوّل حکیم نور الدین قادیانی کو خلیفۂ اوّل، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح مانا گیا ہے اور مرزا کے لڑکے و جانشینِ ثانی مرزا بشیر الدین محمود کو خلیفۂ ثانی، حضرت عمر فاروقؓ کی طرح کہا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی اور اُس کی آل پر مستقلاً صلوٰۃ و سلام کی فضیلت:

''آیت: یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما کی رُو سے اور اُن احادیث کی رُو سے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید پائی جاتی ہے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنا بھی اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا ازبس ضروری ہے۔'' (رسالہ ''درود شریف'' مصنفہ محمد اسماعیل قادیانی، ص ۱۳۶)

’’از رُوئے سنتِ اسلام واحادیثِ نبویہ ضروری ہے کہ تصریح سے آپ (یعنی مرزا قادیانی) کی آل کو بھی درود میں شامل کیا جائے۔اسی طرح بلکہ اس سے بدرجہا بڑھ کر یہ بات ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی تصریح سے درود بھیجا جائے اور اِس اجمالی درود پر اِکتفا نہ کیا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے وقت آپ (یعنی مرزا قادیانی) کو بھی پہنچ جاتا ہے۔(’’رسالہ درود شریف‘‘ مصنفہ محمد اسماعیل قادیانی ص ۱۴۰)

چودھری ظفر اللہ کا سلام ٹریکٹ:

’’دس نبی اور ایک بندے کا انتخاب

خدا کے راست باز نبی: رام چندر پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی: کرشن پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی: بدھ پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی: زرتشت پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی: کنفیوشس پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی: ابراہیمؑ پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی موسیٰ پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی: مسیح پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی: (مرزا غلام) احمد پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز بندہ: بابا نانک پر سلامتی ہو۔‘‘ (چودھری ظفر اللہ خان قادیانی کا ٹریکٹ، مارچ ۱۹۳۳ء میں بتقریب یوم التبلیغ شائع ہوا۔)

اس ٹریکٹ سے چودھری ظفر اللہ کے ایمان کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اُس کے نزدیک حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی طرح ہندوؤں کے رہنما رام چندر اور کرشن بھی نبی اور رسول تھے۔اہل اسلام کے نزدیک تو سرورِ دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر حضراتِ انبیاء کو، رام چندر اور کرشن کے ساتھ ذکر کرنا سراسر گستاخی اور گمراہی ہے۔البتہ مرزا غلام احمد کو کرشن اور رام چندر کے ساتھ ذکر کرنا نہایت مناسب ہے، کیونکہ یہ سب کے سب آئمۃ الکفر اور کافروں کے پیشوا تھے۔

اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی ہے، فروعی نہیں

مرزائی مذہب نے اسلام کے اصول اور قطعیات ہی کو تبدیل کر دیا ہے۔اب کوئی چیز اُن کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک باقی نہیں رہی۔ یہ جماعت بہ نسبت یہود، نصاریٰ اور ہنود کے، اہل اسلام سے زیادہ عداوت رکھتی ہے جو مسلمان مرزائے قادیان کو نبی نہ مانے، وہ اُن کے نزدیک کافر ہے اور اولادِ زنا ہے۔اُس کے ساتھ کوئی تعلق جائز نہیں۔مثلاً مسلمانوں کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں اور اُس کی نماز جنازہ نہیں۔

دین کی بنیاد، دو چیزوں پر ہے، یعنی قرآن اور حدیث۔قرآن کے متعلق تو مرزا قادیانی یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی صحیح ہے جو کہ میں بیان کروں۔اگر چہ وہ تفسیر کُل علماءِ امت کی تفسیر کے خلاف ہو، اور حدیثِ نبوی کے متعلق یہ کہتا ہے کہ جو حدیث میری وحی کے مطابق ہو۔وہ قبول کی جائے گی اور جو میری وحی کے خلاف ہوگی۔وہ حدیث ردّی کی ٹوکری میں پھینک دی جائے گی۔اس طرح اسلام کے اُن دو بنیادی اصولوں کو ختم کیا، اور اپنی من مانی تاویلات اور تحریفات کو اِسلام کے سر لگایا۔الفاظ تو شریعت کے رہے، مگر معنی بالکل بدل دیے اور آیات اور اَحادیث میں وہ تحریف کی کہ یہود اور نصاریٰ بھی پیچھے رہ گئے اور تعلیم یافتہ طبقہ اکثر چونکہ دین اور اُصولِ دین سے بے خبر اور عربی زبان سے ناواقف ہے۔اِس لیے یہ طبقہ زیادہ تر اِس گمراہی کا شکار ہوا۔اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔آمین

ایک ضروری گزارش

قادیانی کتابوں کے دیکھنے سے یہ بات پوری طرح روشن ہو جاتی ہے کہ قادیانی مذہب اس مثل کا مصداق ہے کہ:

میرے تھیلے میں سب کچھ ہے

یعنی ایمان بھی ہے اور کفر بھی ہے، ختم نبوت کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی ہے، دعویٔ نبوت و رسالت بھی ہے، اور جو دعویٔ نبوت کرے اُس کی تکفیر بھی ہے، حضرت مسیح بن مریم کے **رفع إلی السماء** اور نزول کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی، وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ کہ مرزا قادیانی کی کتابوں میں جس قدر مختلف اور متضاد مضامین ملتے ہیں۔ وہ دنیا کے کسی متنبّی اور ملحد اور زِندیق کی کتابوں میں نہیں ملتے۔ اِس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں۔ جن کا مرزا قادیانی کبھی اقرار کرتا ہے اور کبھی انکار، اور یہ سب دیدہ ودانستہ ہے اور غرض یہ ہے کہ بات گول مول رہے۔ حقیقت متعین نہ ہو۔ حسب موقع اور حسب ضرورت جس قسم کی عبارت چاہیں، لوگوں کو دکھلا سکیں اور زنادقہ کا یہی طریق رہا ہے کہ بات صاف نہیں کہتے۔ یہی طریقہ مرزا اور مرزائیوں کا ہے کہ جب مرزا قادیانی کا اسلام ثابت کرنا چاہتے ہیں تو قدیم عبارتیں پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو ہمارے عقیدے تو وہی ہیں جو سب مسلمانوں کے ہیں اور جب موقع ملتا ہے تو مرزا قادیانی کے فضائل اور کمالات اور وحی و اِلہامات کے دعوے پیش کر دیتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لیے یہ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی مستقل نبی اور رسول نہ تھا۔ وہ تو ظلی اور بروزی نبی تھا، اور بروزی اور مجازی نبی کی اصطلاح مرزا نے محض اپنی پردہ پوشی کے لیے گھڑی ہے۔ اگر کوئی شخص حکومت کی وفاداری کا اقرار کرے، مگر ساتھ ہی ساتھ اپنا نام ''صدرِ مملکت'' رکھ لے اور جو خادم اندرونِ خانہ خدمت انجام دیتا ہو۔ اُس کا نام 'وزیر داخلہ' رکھ لے، اور جو خادم بازار سے سودا لاتا ہو۔ اُس کا نام ''وزیر خارجہ'' رکھ لے اور باورچی کا نام ''وزیر خوراک'' رکھ لے، وغیرہ ذلک، اور تاویل یہ کرے کہ معنیٔ لغوی کے اعتبار سے میں اپنے آپ کو صدر مملکت اور اپنے خادم کو وَزیر داخلہ اور وَزیر خارجہ کہتا ہوں اور اِصطلاحی اور عرفی معنی میری مراد نہیں ہے، یا یوں کہے کہ میں تو صدر مملکت کا ظل اور بروز ہوں اور اُس کے کمالات کا آئینہ ہوں اور میرے اس نام رکھنے سے حکومت کی مہر نہیں ٹوٹتی تو ظاہر ہے کہ یہ تاویل حکومت کی نظر میں اِس کو مجرم، چالاک اور مکار ہونے سے بچا نہیں سکتی۔ اِسی طرح مرزا قادیانی کی یہ تاویل کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں۔ کفر اور اِرتداد سے نہیں بچا سکتی مرزا قادیانی بلاشبہ تشریعی نبوت اور مستقل رسالت کا مدعی تھا وہ اپنی وحی اور الہام کو قطعی اور یقینی اور کلامِ خداوندی سمجھتا تھا اور اپنے زعم میں اپنے خوارق کا نام معجزات رکھتا تھا اور اپنے منکر کو مترد د اور ساکت کو کافر اور منافق ٹھہراتا تھا اور اپنی جماعت سے خارج ہونے والے کو مرتد کا خطاب دیتا تھا جو حقیقی نبوت و رسالت کے لوازم ہیں۔ مرزا قادیانی کا اپنے لیے نبوت کے لوازم کو ثابت کرنا، یہ اِس امر کی صریح دلیل ہے کہ مرزا قادیانی مستقل نبوت و رسالت کا مدعی تھا اور بروزی نبی کی تاویل محض پردہ پوشی کے لیے تھی۔ مخالفین کے خاموش کرنے کے لیے مرزا اَپنے آپ کو ظلی اور بروزی نبی ظاہر کرتا تھا۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ تو یہ ہے کہ میں فضائل و کمالات اور معجزات میں تمام انبیاء و مرسلین سے بڑھ کر ہوں۔ حقائق پر پردہ ڈالنے کے لیے مرزا قادیانی نے ظلی اور بروزی کی اصطلاح گھڑی ہے۔ جس کا کتاب و سنت میں کہیں نام و نشان نہیں ہے۔

خاتمۂ کلام: اب میں اپنی اِس مختصر تحریر کو ختم کرتا ہوں اور تمام مسلمانوں سے عموماً اور جدید تعلیم یافتہ حضرات سے خصوصاً اس بات کا امیدوار ہوں کہ وہ میری اس تحریر کو غور سے پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی مرتبہ پڑھنے میں مسئلہ کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ اکثر دین سے بے خبر بھی ہے اور بے فکر بھی ہے۔ اِس لیے وہ غلط فہمی میں زیادہ مبتلا ہے، اور وہ قادیانیوں کو مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ سمجھتا ہے۔

اے میرے عزیز! جس طرح کسی مسلمان کو بے وجہ کافر سمجھنا کفر ہے۔ اُسی طرح کسی کافر کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے۔ دونوں جانبوں میں احتیاط ضروری ہے، اور جس طرح مسیلمہ کذاب کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ اُسی طرح مسیلمۂ پنجاب مرزا غلام احمد کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، بلکہ مسیلمۂ قادیان مرزا قادیانی تو ''یمامہ'' کے مسیلمہ سے دجل اور فریب میں کہیں آگے نکلا ہوا ہے۔

☆......☆......☆

قادیانیت کو پہچانیے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

مسلمان کی تعریف:

سوال: قرآن اور حدیث کے حوالہ سے مختصراً بتائیں کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے؟

جواب: ایمان نام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پورے دین کو بغیر کسی تحریف وتبدیلی کے قبول کرنے کا۔ اور اس کے مقابلے میں کفر نام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کسی قطعی ویقینی بات کو نہ ماننے کا۔ قرآن کریم کی بے شمار آیات میں "ما انزل الی الرسول" (جو کچھ رسول پر نازل کیا گیا) کے ماننے کو 'ایمان' اور "ما انزل الی الرسول" میں سے کسی ایک کے نہ ماننے کو کفر فرمایا گیا ہے۔ اسی طرح احادیث شریفہ میں بھی یہ مضمون کثرت سے آیا ہے۔ مثلاً صحیح مسلم (جلد اوّل ص ۳۷) کی حدیث میں ہے "اور وہ ایمان لائیں مجھ پر اور جو کچھ لایا ہوں، اس پر۔" اس سے مسلمان اور کافر کی تعریف معلوم ہو جاتی ہے۔ یعنی جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی تمام قطعی ویقینی باتوں کو من وعن مانتا ہو۔ وہ مسلمان ہے اور جو شخص قطعیات دین میں سے کسی ایک کا منکر ہو، یا اس کے معنیٰ ومفہوم کو بگاڑتا ہو، وہ مسلمان نہیں' بلکہ کافر ہے۔

مثال کے طور پر قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے اور بہت سی احادیث شریفہ میں اس کی یہ تفسیر فرمائی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور اُمتِ اسلامیہ کے تمام فرقے (اپنے اختلافات کے باوجود) یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اس عقیدے سے انکار کر کے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس وجہ سے قادیانی غیر مسلم اور کافر قرار پائے۔

اسی طرح قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں نازل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ مرزا قادیانی اور اُس کے متبعین اس عقیدے سے منحرف ہیں، اور وہ مرزا قادیانی کے عیسیٰ ہونے کے مدعی ہیں' اس وجہ سے بھی وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اس طرح قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو قیامت تک مدارِ نجات ٹھہرایا گیا ہے، لیکن مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میری وحی نے شریعت کی تجدید کی ہے۔ اس لیے میری وحی اور میری تعلیم مدارِ نجات ہے۔ ("اربعین نمبر۴"، ص ۷ حاشیہ) غرض یہ کہ مرزا قادیانی نے بے شمار قطعیاتِ اسلام کا انکار کیا ہے۔ اس لیے تمام اسلامی فرقے اُس کے کفر پر متفق ہیں۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمہ اور اِیمان میں بنیادی فرق:

سوال: انگریزی دان طبقہ اور وہ حضرات جو دِین کا زیادہ علم نہیں رکھتے، لیکن مسلمانوں کے آپس کے افتراق سے بیزار ہیں، قادیانیوں کے سلسلہ میں بڑی گومگو میں مبتلا ہیں۔ ایک طرف وہ جانتے ہیں کہ کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہنا چاہیے۔ جبکہ قادیانیوں کو کلمہ کا بیج لگانے کی بھی اجازت نہیں ہے، دوسری طرف وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٔ نبوت کیا تھا۔ برائے مہربانی آپ یہ بتایئے کہ قادیانی جو مسلمانوں کا کلمہ پڑھتے ہیں، کیونکر کافر ہیں؟

جواب: قادیانیوں سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے۔ جیسا کہ اُس کا دعویٰ ہے تو پھر آپ لوگ مرزا قادیانی کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے؟ مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم۔ اے نے اپنے رسالہ "کلمۃ الفصل" میں اِس سوال کے دو جواب دیے ہیں۔ اِن دونوں جوابوں سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمہ میں کیا فرق ہے؟ اور یہ کہ قادیانی صاحبان "محمد رسول اللہ" کا مفہوم کیا لیتے ہیں؟

مرزا بشیر احمد کا پہلا جواب یہ ہے کہ:

> 'محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں اِس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں، اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اَندر آجاتے ہیں۔ ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں! حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے۔ مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت کے بعد 'محمد رسول اللہ' کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی۔
>
> غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیے یہی کلمہ ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود [مرزا قادیانی] کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس"۔

یہ تو ہوا، مسلمانوں اور قادیانی غیر مسلم اقلیت کے کلمے میں پہلا فرق۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ قادیانیوں کے کلمہ کے مفہوم میں مرزا قادیانی بھی شامل ہے اور مسلمانوں کا کلمہ اس نئے نبی کی ''زیادتی'' سے پاک ہے۔ اب دوسرا فرق دیکھیے۔ مرزا بشیر احمد قادیانی ایم اے لکھتا ہے:

''علاوہ اس کے اگر ہم بفرضِ محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسمِ مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی، کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ جیسا کہ وہ (یعنی مرزا قادیانی) خود فرماتا ہے "صار وجودی وجوہ". (یعنی میرا وجود محمد رسول اللہ ہی کا وجود بن گیا ہے۔ از ناقل) نیز "من فرق بینی وبین المصطفٰے فما عرفنی وما رائی"(یعنی جس نے مجھ کو اور مصطفٰی کو الگ الگ سمجھا، اس نے مجھے نہ پہچانا نہ دیکھا۔ ناقل) اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیّین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ جیسا کہ آیت اٰخرین منھم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ کہ جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی''(''کلمۃ الفصل''، ص۱۵۸ مندرجہ رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' جلد۱۴، نمبر۳۔۴، بابت مارچ۔ اپریل ۱۹۱۵ء)

یہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمہ میں دوسرا فرق ہوا کہ مسلمانوں کے کلمہ شریف میں ''محمد رسول اللہ'' سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور قادیانی جب ''محمد رسول اللہ'' کہتے ہیں تو اُس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد ہوتا ہے۔

مرزا بشیر احمد ایم اے نے جو لکھا ہے کہ

''مرزا صاحب خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لیے دنیا میں دوبارہ تشریف لائے ہیں'' یہ قادیانیوں کا بروزی فلسفہ ہے جس کی مختصر سی وضاحت یہ ہے کہ ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں دوبارہ آنا تھا، چنانچہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے اور دوسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں معاذ اللہ مرزا غلام مرتضٰی کے گھر میں جنم لیا۔ مرزا نے ''تحفہ گولڑویہ''، ''خطبہ الہامیہ'' اور دیگر بہت سی کتابوں میں اس مضمون کو بار بار دہرایا ہے۔ (دیکھیے ''خطبہ الہامیہ'' ص۱۷۱، ص۱۸۰)

اس نظریہ کے مطابق قادیانی امت مرزا قادیانی کو ''عین محمد'' سمجھتی ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ نام، کام، برکات، مقام اور مرتبہ کے لحاظ سے مرزا قادیانی اور محمد رسول اللہ کے درمیان کوئی دُوئی اور مغایرت نہیں ہے، نہ وہ دونوں علیحدہ وجود ہیں، بلکہ دونوں ایک ہی شان، ایک ہی مرتبہ، ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں، چنانچہ قادیانی غیر مسلم اقلیت، مرزا غلام احمد کو وہ تمام اوصاف والقاب اور مرتبہ و مقام دیتی ہے جو اہل اسلام کے نزدیک صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی بعینہٖ محمد رسول اللہ ہے، محمد مصطفٰی ہے، احمد مجتبٰی ہے، خاتم الانبیاء ہے، امام الرسل ہے، رحمۃ للعالمین ہے، صاحبِ کوثر ہے، صاحبِ معراج ہے، صاحبِ مقام محمود ہے، صاحبِ فتح مبین ہے، زمین وزمان اور کون ومکان صرف مرزا قادیانی کی خاطر پیدا کیے گئے، وغیرہ وغیرہ۔

اِسی پر بس نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر بقول اُن کے مرزا قادیانی کی ''بروزی بعثت'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل بعثت سے روحانیت میں اعلیٰ واکمل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ روحانی ترقیات کی ابتدا کا زمانہ تھا، اور مرزا قادیانی کا زمانہ ان ترقیات کی انتہا کا۔ وہ صرف تائیدات اور دفعِ بلیات کا زمانہ تھا، اور مرزا قادیانی کا زمانہ برکات کا زمانہ ہے۔ اُس وقت اسلام پہلی رات کے چاند کی مانند تھا۔ جس کی کوئی روشنی نہیں ہوتی اور مرزا قادیانی کا زمانہ چودھویں رات کے بدرِ کامل کے مشابہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین ہزار معجزے دیے گئے تھے اور مرزا قادیانی کو دس لاکھ بلکہ دس کروڑ، بلکہ بے شمار۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذہنی ارتقاء وہاں تک نہیں پہنچا۔ جہاں تک مرزا قادیانی نے ذہنی ترقی کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سے وہ رموز واَسرار نہیں کھلے جو مرزا قادیانی پر کھلے۔

مرزا قادیانی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت و برتری کو دیکھ کر قادیانیوں کے بقول: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت رسول اللہ علیہ وسلم تک، تمام نبیوں سے عہد لیا کہ وہ مرزا قادیانی پر ایمان لائیں اور اُس کی بیعت ونصرت کریں۔ خلاصہ یہ کہ قادیانیوں کے نزدیک نہ صرف مرزا قادیانی کی شکل میں محمد رسول اللہ خود دوبارہ تشریف لائے ہیں، بلکہ مرزا غلام مرتضٰی کے گھر پیدا ہونے والا غلام احمد قادیانی ''محمد رسول اللہ'' صلی محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اپنی شان میں بڑھ کر ہے۔ نعوذ باللہ! استغفر اللہ! لعنت اللہ علیہ۔

چنانچہ مرزا قادیانی کے ایک مرید (یا قادیانی اصطلاح میں مرزا قادیانی کے ''صحابی'') قاضی ظہور الدین اکمل نے مرزا قادیانی کی شان میں ایک ''نعت'' لکھی۔ جسے خوش خط لکھوا کر اور

خوبصورت فریم بنوا کر قادیان کی ''بارگاہِ رسالت'' میں پیش کی۔ مرزا قادیانی اپنے نعت خواں سے بہت خوش ہوا، اور اُسے بڑی دعائیں دیں۔ بعد میں وہ قصیدۂ نعتیہ مرزا قادیانی کے ترجمان اخبار ''بدر'' جلد۲، نمبر۴۳ میں شائع ہوا۔ وہ پرچہ راقم الحروف کے پاس محفوظ ہے۔ اس کے چار شعر ملاحظہ ہوں:

''امام اپنا عزیزو اِس جہاں میں
غلام احمد ہوا دارُالاماں میں
غلام احمد ہے عرشِ ربِ اکبر
مکاں اُس کا ہے گویا لامکاں میں
محمدؐ پھر اُتر آئے ہیں، ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر اپنی شاں میں
محمدؐ دیکھنے ہوں، جس نے، اکمل
غلام احمد کو دیکھے، قادیاں میں''

(''البدر''، قادیان، ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء)

مرزا قادیانی کا ایک اور مدح خواں اُسے ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتا ہے:

''صدی چودہویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمدؐ پئے چارہ سازیٔ امت
ہے، اب، ''احمدِ مجتبیٰ'' بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثتِ ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰؐ، مرزا بن کے آیا''

(''الفضل''، قادیان، ۲۸؍مئی ۱۹۲۸ء)

یہ ہے، قادیانیوں کا ''محمد رسول اللہ''، جس کا وہ کلمہ پڑھتے ہیں۔

چونکہ مسلمان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیینؐ اور آخری نبی مانتے ہیں، اس لیے کسی مسلمان کی غیرت ایک لمحہ کے لیے بھی یہ برداشت نہیں کرسکتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے کسی بڑے سے بڑے شخص کو بھی منصبِ نبوت پر قدم رکھنے کی اجازت دی جائے۔ کجا کہ ''غلامِ اَسود'' کو نعوذ باللہ ''محمد رسول اللہ''، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اعلیٰ و افضل بناڈالا جائے۔ بنا بریں قادیان کی شریعت، مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ دیتی ہے۔ مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

''اب معاملہ صاف ہے۔ اگر نبی کریمؐ کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے، کیونکہ مسیح موعود، نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں، بلکہ وہی ہے۔ اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریمؐ کا منکر بھی کافر نہیں، کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو، مگر دوسری بعثت (یعنی مرزا قادیانی کی بروزی بعثت، از ناقل) میں جس میں بقول مسیح موعود: آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اَشد ہے۔ ......آپ کا انکار کفر نہ ہو''۔ (''کلمتہ الفصل''، ص ۱۴۷)

مرزا بشیر احمد دوسری جگہ لکھتے ہیں: ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے، مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے، مگر محمد کو نہیں مانتا، یا محمد کو مانتا ہے، پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو نہیں مانتا۔ وہ نہ صرف کافر، بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔'' (''کلمتہ الفصل''، ص ۱۱۰)

مرزا بشیر احمد کا بڑا بھائی مرزا محمود احمد لکھتا ہے:

''کُل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔'' (''آئینۂ صداقت''، ص ۳۵)

ظاہر ہے کہ اگر قادیانی بھی اُسی محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ جن کا کلمہ مسلمان پڑھتے ہیں تو قادیانی شریعت میں ''کفر کا فتویٰ'' نازل نہ ہوتا' اِس لیے مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمہ کے الفاظ گو ایک ہی ہیں، مگر اُن کے مفہوم میں زمین و آسمان اور کفر و ایمان کا فرق ہے۔

لاہوری گروپ:

سوال: لاہوری گروپ کیا ہے؟ اس کے پیروکار کون ہیں؟

جواب: قادیانیوں کے ''پہلے خلیفہ'' حکیم نورالدین کے مرنے کے بعد مرزائی جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی تھی۔ جماعت کے بڑے حصہ نے مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر الدین محمود کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یہ قادیانی مرزائی کہلاتے ہیں اور ایک مختصر حصہ نے مرزا محمود کی بیعت سے کنارہ کشی اختیار کی۔ اُن کا مرکز لاہور تھا اور اُس جماعت کا قائد مسٹر محمد علی لاہوری تھا۔ یہ جماعت لاہوری مرزائی کہلاتی ہے۔ اِن دونوں جماعتوں میں اِس پر اتفاق ہے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود تھا، مہدی تھا ظلی نبی تھا۔ اُس کی وحی واجب الایمان اور اُس کی پیروی موجبِ نجات ہے۔ البتہ اُن کا اِس بارے میں اختلاف ہے کہ مرزا کو حقیقی نبی کہا جائے، یا نہیں؟ لاہوری جماعت، مرزا کو نبی کہنے سے گھبراتی ہے۔ اُسے مسیح موعود مہدیٔ معہود اور چودھویں صدی کے مجدد کے ناموں سے یاد کرتی ہے۔ اہلِ اسلام کے نزدیک اِن دونوں جماعتوں کا، بلکہ مرزا قادیانی کو ماننے والی تمام جماعتوں کا ایک ہی حکم ہے، کیونکہ مرزا مرتد تھا۔ مرتد کو مسیح ماننے والے بھی مرتد ہوں گے۔

''احمدی'' یا قادیانی:

سوال: احمدی کا قادیانی سے کیا تعلق ہے؟ کیا احمدی ہی قادیانی کا دوسرا نام ہے اور اگر احمدی کا قادیانی سے کوئی تعلق نہیں تو احمدی کے متعلق مفصل بتائیں کہ وہ کیا ہے اور اِس کا اسلام سے کیا تعلق ہے؟

جواب: لاہوری اور قادیانی مرزائی ہی اپنے آپ کو ''احمدی'' کہتے ہیں اور اُن کے ''احمدی'' کہلانے میں بھی بہت بڑا دجل ہے، کیونکہ ''احمدی'' نسبت ہے، ''احمد'' کی طرف، اور قادیانی مرزائی' مرزا غلام احمد کو ''احمد'' کہتے ہیں اور اُسے قرآن کی آیت ''ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد '' کا مصداق سمجھتے ہیں۔ اس لیے وہ ''احمد'' کی طرف نسبت کر کے ''احمدی'' کہلاتے ہیں۔ گویا قادیانیوں / مرزائیوں کا اپنے آپ کو ''احمدی'' کہلانا دو باتوں پر موقوف ہے۔

الف: مرزا غلام احمد، احمد ہے۔

ب: وہ قرآنی آیت کا مصداق ہے۔

اور یہ دونوں باتیں جھوٹ ہیں، کیونکہ مرزا کا نام ''احمد'' نہیں، بلکہ غلام احمد تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ اُس نالائق غلام نے آقا کی گدی پر قبضہ کر کے خود ''احمدؐ'' ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے اور دوسری بات اس لیے جھوٹ ہے کہ اسمِ احمد کا مصداق ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی' اس لیے مرزائیوں کو ''احمدی'' کہنا، مسلمانوں کے نزدیک جائز نہیں۔ ہمارا انگریزی پڑھا لکھا طبقہ جو اُن کو ''احمدی'' کہتا ہے' وہ حقیقت حال سے بے خبر ہے۔

احمد کا مصداق کون ہے؟

سوال: قرآن پاک میں ۲۸ ویں پارے میں سورۂ صف میں موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا اور اُس کا نام احمد ہوگا۔ اِس سے مراد کون ہیں۔ جبکہ قادیانی مرزا قادیانی مراد لیتے ہیں؟

جواب: اِس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں، کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔'' (مشکوٰۃ' ص ۵۱۵) قادیانی چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے اس لیے وہ اس کو بھی نہیں مانیں گے۔

کافر، زندیق، مرتد کا فرق:

سوال: (۱) کافر اور مرتد میں کیا فرق ہے؟

(۲) جو لوگ کسی جھوٹے مدعی نبوت کو مانتے ہوں وہ کافر کہلائیں گے یا مرتد؟

(۳) اسلام میں مرتد کی کیا سزا ہے اور کافر کی کیا سزا ہے؟

جواب: (۱) کافر: جو لوگ اسلام کو مانتے ہی نہیں، وہ تو کافرِ اصلی کہلاتے ہیں۔ مرتد: جو لوگ دینِ اسلام کو قبول کرنے کے بعد اُس سے پھر جائیں۔ وہ مرتد کہلاتے ہیں۔ زِندیق: جو لوگ دعویٰ اسلام کا کریں، لیکن عقائد کفریہ رکھتے ہوں اور قرآن و حدیث کے نصوص میں تحریف کر کے انہیں اپنے عقائدِ کفریہ پر فٹ کرنے کی کوشش کریں، انہیں

زندیق کہا جاتا ہے اور جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔ اُن کا حکم بھی مرتدین کا ہے، بلکہ اُن سے بھی سخت۔

(۲) ختم نبوت اسلام کا قطعی اور اٹل عقیدہ ہے۔ اس لیے جو لوگ دعویٔ اسلام کے باوجود کسی جھوٹے مدعیٔ نبوت کو مانتے ہیں اور قرآن وسنت کی نصوص کو اُس جھوٹے مدعی پر چسپاں کرتے ہیں وہ مرتد اور زِندیق ہیں۔

(۳) مرتد کا حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور اُس کے شبہات دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر اُن تین دنوں میں وہ اپنے ارتداد سے توبہ کر کے پکا لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اِسلام سے بغاوت کے جرم میں اسے قتل کر دیا جائے۔ جمہور آئمہ کے نزدیک مرتد خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ البتہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مرتد عورت اگر توبہ نہ کرے، تو اُسے سزائے موت کی بجائے حبسِ دوام کی سزا دی جائے۔

زندیق بھی مرتد کی طرح واجب القتل ہے، لیکن اگر وہ توبہ کرے تو اُس کی جان بخشی کی جائے گی یا نہیں؟ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ توبہ کر لے تو قتل نہیں کیا جائے گا۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اس کی توبہ کا کوئی اعتبار نہیں، وہ بہر حال واجب القتل ہے۔ امام احمدؒ سے دونوں روایتیں منقول ہیں۔ ایک کہ اگر وہ توبہ کر لے تو قتل نہیں کیا جائے گا اور دوسری روایت یہ ہے کہ زندیق کی سزا بہر صورت قتل ہے۔ خواہ توبہ کا اظہار بھی کرے۔ حنفیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ اگر وہ گرفتاری سے پہلے از خود توبہ کر لے تو اُس کی توبہ قبول کی جائے اور سزائے قتل معاف ہو جائے گی، لیکن گرفتاری کے بعد اُس کی توبہ کا اعتبار نہیں۔ اِس تفصیل سے معلوم ہوا کہ زندیق، مرتد سے بدتر ہے، کیونکہ مرتد کی توبہ بالاتفاق قبول ہے، لیکن زندیق کی توبہ کے قبول ہونے پر اِختلاف ہے۔

قادیانیوں کے ساتھ اشتراک تجارت اور میل ملاپ حرام ہے:

سوال: قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اپنی جماعت کے مرکزی فنڈ میں جمع کراتے ہیں جو مسلمانوں کے خلاف تبلیغ اور اِرتدادی مہم پر خرچ ہوتا ہے۔ چونکہ قادیانی مرتد، کافر اور دائرۂ اسلام سے متفقہ طور پر خارج ہیں تو کیا ایسے میں اُن کے اشتراک سے مسلمانوں کا تجارت کرنا یا اُن کی دکانوں سے خرید وفروخت کرنا یا اُن سے کسی قسم کے تعلقات یا راہ ورسم رکھنا از رُوئے اسلام جائز ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں اِس وقت چونکہ قادیانی کافر، محارب اور زندیق ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت نہیں سمجھتے، بلکہ عالم اسلام کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں، اس لیے اُن کے ساتھ تجارت کرنا، خرید وفروخت کرنا ناجائز وحرام ہے، کیونکہ قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ لوگوں کو قادیانی بنانے میں خرچ کرتے ہیں۔ گویا اس صورت میں خود مسلمان بھی سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانے میں ان کی مدد کر رہے ہیں' لہٰذا کسی بھی حیثیت سے ان کے ساتھ معاملات ہرگز جائز نہیں۔ اسی طرح شادی، غمی، کھانے، پینے میں ان کو شریک کرنا، عام مسلمانوں کا اختلاط، ان کی باتیں سننا، جلسوں میں ان کو شریک کرنا، ملازم رکھنا' ان کے ہاں ملازمت کرنا' یہ سب کچھ حرام، بلکہ دینی حمیت کے خلاف ہے، فقط واللہ اعلم۔

قادیانیوں سے میل جول رکھنا:

سوال: میرا ایک سگا بھائی محلے کے ایک قادیانی کے گھر والوں سے شادی، غمی میں شریک ہوتا ہے۔ میرے منع کرنے کے باوجود اُس قادیانی خاندان سے تعلق چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ میں اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا ہوں اور الگ کرائے کے مکان میں رہتا ہوں۔ اب میرے سب سے چھوٹے بھائی کی شادی ہونے والی ہے۔ میرا اِصرار ہے کہ وہ شادی میں اس قادیانی کو گھر مدعو نہ کریں، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ اب سوال ہے کہ میرے لیے شریعت اور اسلامی احکامات کی رُو سے بھائیوں اور والدہ کو چھوڑنا ہوگا یا میں شادی میں شرکت کروں تو بہتر ہوگا۔ اس صورت حال میں جو بات صائب ہو۔ اس سے براہ کرم شریعت کا منشاء واضح کریں۔

جواب: قادیانی مرتد اور زِندیق ہیں اور اُن کو اپنی تقریبات میں شریک کرنا، دینی غیرت کے خلاف ہے۔ اگر آپ کے بھائی صاحبان اس قادیانی کو مدعو کریں تو آپ اس تقریب میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ ورنہ آپ بھی قیامت کے دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم ہوں گے۔ واللہ اعلم

مرزائیوں کے ساتھ تعلقات رکھنے والا مسلمان:

سوال: ایک شخص مرزائیوں (جو بالاجماع کافر ہیں) کے پاس آتا جاتا ہے اور اُن کے لٹریچر کا مطالعہ بھی کرتا ہے اور بعض مرزائیوں سے یہ بھی سنا گیا ہے کہ یہ ہمارا آدمی ہے۔ یعنی مرزائی ہے، مگر جب خود اُس سے پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہیں بلکہ میں مسلمان ہوں اور ختم نبوت اور حیاتِ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ونزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آمدِ حضرت مہدی علیہ الرحمتہ وفرضیتِ جہاد وغیرہ، تمام عقائد اسلام کا قائل ہوں اور مرزائیوں کے دونوں گروپوں کو کافر، کذاب، دجال، خارج از اِسلام سمجھتا ہوں، تو کیا وجوہِ بالا کی بنا پر اس پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا اگر اَز رُوئے شریعت وہ کافر نہیں ہے تو اُس پر فتویٰ کفر لگانے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ جبکہ اُن

کے عقائدِ مذکورہ معلوم ہونے پر بھی فتویٰ کفر لگانے کے بارے میں کیا حکم ہے، جبکہ اُن کے عقائدِ مذکورہ معلوم ہونے پر بھی تکفیر کرتا ہو اَور کفار والا اُن کے ساتھ سلوک کرتا ہو، اور اُس کی نشر و اشاعت کرتا ہو؟

جواب: ایسے شخص سے اس کے مسلمان رشتہ دار بائیکاٹ کریں سلام وکلام ختم کریں، اس کو علیحدہ کردیں اور بیوی اُس سے علیحدہ ہو جائے۔ تاکہ یہ شخص اپنی حرکات سے باز آئے۔ اگر باز آ گیا، تو ٹھیک ہے۔ ورنہ اُس کو کافر سمجھ کر کافروں جیسا معاملہ کیا جائے۔

قادیانی کی دعوت اور اسلامی غیرت:

سوال: ایک ادارہ جس میں تقریباً ۲۵ / افراد ملازم ہیں اور اُن میں ایک قادیانی بھی شامل ہے، جس نے اپنے احمدی (قادیانی) ہونے کا برملا اظہار بھی کیا ہوا ہے۔ اب وہ قادیانی اپنے ہاں بچے کی پیدائش کی خوشی میں تمام سٹاف کو دعوت دینا چاہتا ہے اور سٹاف کے کئی ممبران اُس کی دعوت میں شریک ہونے کو تیار ہیں۔ جبکہ چند ملازمین اس کی دعوت قبول کرنے پر تیار نہیں۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں کہ کسی بھی قادیانی کی دعوت قبول کرنا، ایک مسلمان کے لیے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ تاکہ آئندہ کے لیے اِسی کے مطابق لائحہ عمل تیار ہو سکے؟

جواب: مرزائی، کافر ہونے کے باوجود خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر اور حرامزادے کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ ''میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور اُن کی عورتیں ان سے بدتر کتیاں ہیں''۔ جو شخص آپ کو کتا، خنزیر، حرام زادہ اور کافر یہودی کہتا ہو۔ اس کی تقریب میں شامل ہونا چاہیے یا نہیں؟ یہ فتویٰ آپ مجھ سے نہیں، بلکہ خود اَپنی اسلامی غیرت سے پوچھیے۔

قادیانیوں کی تقریب میں شریک ہونا:

سوال: اگر پڑوس میں زیادہ اہلسنّت والجماعت رہتے ہوں، جبکہ چند گھر، قادیانی فرقہ کے ہوں، ان لوگوں سے بوجہ پڑوسی ہونے کے شادی بیاہ میں کھانا پینا، ویسے راہ ورسم رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قادیانیوں کا حکم مرتدین کا ہے، ان کو اَپنی کسی تقریب میں شریک کرنا یا ان کی تقریب میں شریک ہونا جائز نہیں۔ قیامت کے دن خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کی جواب دہی کرنا ہوگی۔

قادیانیوں کے گھر کا کھانا:

سوال: قادیانی کے گھر کا کھانا صحیح ہے یا غلط؟

جواب: قادیانی کا حکم تو مرتد کا ہے۔ ان کے گھر جانا ہی درست نہیں، اور نہ ہی کسی قسم کا تعلق رکھنا۔

قادیانیوں سے تعلقات:

سوال: (۱) اگر کسی مسلمان کا رشتہ دار قادیانی ہو اَور اُس کے ساتھ تعلقات بھی ہوں تو اُس کے ساتھ کھانے پینے، لین دین اور قرضے کی صورت میں کیا احکام ہیں؟ اور قادیانی عورت یا قادیانی مرد سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(۲) اور اَگر زوجین (میاں، بیوی) میں سے ایک قادیانی ہو جائے تو دوسرے یعنی مسلمان کو کیا کرنا چاہیے اور اُن کی بالغ اولاد کے بارے میں کیا حکم ہے کہ انہیں مسلمان کہا جائے گا یا قادیانی؟

جواب: (۱) قادیانی زندیق ومرتدین ہیں، ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنا ناجائز ہے

(۲) قادیانی اور مسلمان کا باہمی نکاح نہیں ہو سکتا۔ اگر زوجین (میاں، بیوی) میں سے کوئی خدانخواستہ مرتد قادیانی ہو جائے تو نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے۔ اولاد مسلمان کے پاس رہے گی۔ (نوٹ: میرے رسائل ''قادیانی جنازہ''، ''قادیانی مردہ'' اور ''قادیانی ذبیحہ'' کا مطالعہ ضرور کریں۔)

قادیانی سہیلی سے تعلق رکھنا:

سوال: میری ایک بہت قریبی دوست ہے جو قادیانی ہے۔ جس وقت میری اس سے دوستی ہوئی تھی، مجھے اس بات کا علم نہیں تھا۔ جب دوستی انتہائی مضبوط اور پختہ ہو گئی تو اُس کے بعد کسی اور ذریعے سے مجھے یہ بات معلوم ہوئی۔ میری اس دوست نے مجھے خود کبھی یہ بات نہیں بتائی اور کبھی دین کے مسئلہ پر کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔ اب میری سمجھ

میں کوئی بات نہیں آتی کہ کیا کروں؟ ا۔کیا اپنی اس قادیانی دوست سے تعلق ختم کرلوں؟

جواب: جی ہاں! اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنا ہے تو قادیانی دوست سے تعلق توڑنا ہوگا۔

سوال: ۲۔کیا قادیانیوں یا کسی غیر مسلم سے دوستی رکھنا جائز ہے؟

جواب: حرام ہے۔

سوال: ۳۔قادیانی کافر ہیں یا مرتد؟

جواب: قادیانی مرتد اور زندیق ہیں۔

قادیانی شادی میں شرکت کا حکم :

سوال: کئی سال قبل ایک شادی میں شرکت کی تھی، کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ ماں باپ اور چند اعزہ کی ملی بھگت سے وہ شادی ایک غیر مسلم یعنی قادیانی سے کی گئی۔اب معلوم یہ کرنا ہے کہ اس شادی میں جو لوگ نادانستہ شریک ہوئے، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس لڑکی سے جو اولاد پیدا ہو رہی ہے، اس کو کیا کہا جائے گا؟

جواب: (۱) جن لوگوں کو لڑکی کے قادیانی ہونے کا علم نہیں تھا، وہ تو گنہگار نہیں ہوئے، اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

(۲) جن لوگوں کو علم تھا کہ لڑکی قادیانی ہے اور اُن کو قادیانیوں کے عقائد کا علم نہیں تھا، اس لیے ان کو مسلمان سمجھ کر شریک ہوئے، وہ گنہگار ہیں، ان کو توبہ کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔

(۳) اور جن لوگوں کو لڑکی کے قادیانی ہونے کا علم تھا اور اُن کے عقائد کا بھی علم تھا اور وہ قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں، مگر یہ مسئلہ معلوم نہیں تھا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا، وہ بھی گنہگار ہیں، ان کو توبہ کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔

(۴) اور جن لوگوں کو لڑکی کے قادیانی ہونے کا بھی علم تھا اور اُن کے عقائد بھی معلوم تھے، اس کے باوجود اُنہوں نے قادیانیوں کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر ہی اس شادی میں شرکت کی، وہ ایمان سے خارج ہوگئے۔ان پر تجدیدِ ایمان اور توبہ کے بعد تجدیدِ نکاح لازم ہے۔قادیانیوں کا حکم مرتد کا ہے۔مرتد مرد یا عورت کا اس سے نکاح نہیں ہوتا، اس لیے قادیانی لڑکی سے جو اولاد ہوگی، وہ ولدالحرام شمار ہوگی۔(نوٹ: ان مسائل کی تحقیق میرے رسائل ''قادیانی جنازہ''، ''قادیانی مردہ'' اور ''قادیانی ذبیحہ'' میں دیکھ لی جائے)

مسلمان عورت سے قادیانی کا نکاح:

سوال: ہمارے علاقے میں ایک خاتون رہتی ہیں جو بچوں کو ناظرہ قرآن کی تعلیم دیتی ہیں۔ نیز محلّہ کی مستورات تعویذ گنڈے اور دینی مسائل کے بارے میں موصوفہ سے رجوع کیا کرتی ہیں، لیکن باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا شوہر قادیانی ہے۔موصوفہ سے دریافت کیا گیا تو اُس نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ میرا شوہر قادیانی ہے تو کیا ہوا، میں تو مسلمان ہوں۔میرا عقیدہ میرے ساتھ اور اُس کا اس کے ساتھ۔اُس کے عقائد سے میری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے۔آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ

(۱) کسی مرد یا عورت کا کسی قادیانی مذہب کے حامل افراد سے زن و شوہر کے تعلقات قائم رکھنا کیسا ہے؟

(۲) اہلِ محلّہ کا شرعی معاملات میں اس خاتون سے رجوع کرنا، نیز اُس سے معاشرتی تعلقات قائم رکھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: کسی مسلمان خاتون کا کسی غیر مسلم سے نکاح نہیں ہوسکتا، نہ قادیانی سے، نہ کسی دوسرے غیر مسلم سے، اور نہ کوئی مسلمان خاتون کسی قادیانی کے گھر رہ سکتی ہے نہ اس سے میاں بیوی کا تعلق رکھ سکتی ہے۔ یہ خاتون جس کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے اگر اُس کو یہ مسئلہ معلوم نہیں تو اُس کو مسئلہ بتا دیا جائے۔مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اُسے چاہیے کہ وہ قادیانی مرتد سے فوراً قطع تعلق کرلے اور اگر وہ مسئلہ معلوم ہونے کے بعد بھی بدستور قادیانی کے ساتھ رہتی ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ درحقیقت خود بھی قادیانی ہے محض بھولے بھالے مسلمانوں کو اُلو بنانے کے لیے وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتی ہے۔محلّہ کے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے کہ اس سے قطع تعلق کریں اور اُس سے بھی وہی سلوک کریں جو قادیانی مرتدوں سے کیا جاتا ہے۔اس سے بچوں کو قرآن کریم پڑھوانا، تعویذ گنڈے لینا، دینی مسائل میں اس سے رجوع کرنا، اس سے معاشرتی تعلقات رکھنا حرام ہے۔

اگر کوئی جانتے ہوئے بھی قادیانی عورت سے نکاح کرلے تو اس کا شرعی حکم:

سوال: اگر کوئی شخص کسی قادیانی عورت سے یہ جاننے کے باوجود کہ یہ عورت قادیانی ہے، عقد کرلیتا ہے تو اُس کا نکاح ہوا کہ نہیں اور اُس شخص کا ایمان باقی رہا یا نہیں؟

جواب: قادیانی عورت سے نکاح باطل ہے۔ رہا یہ کہ قادیانی عورت سے نکاح کرنے والا مسلمان بھی رہا یا نہیں؟ اس میں یہ تفصیل ہے کہ

(الف) اگر اُس کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد معلوم نہیں، یا (ب) اُس کو یہ مسئلہ معلوم نہیں کہ قادیانی مرتدوں کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا تو اُن دونوں صورتوں میں اس شخص کو خارج از اِیمان نہیں کہا جائے گا۔ البتہ اس شخص پر لازم ہے کہ مسئلہ معلوم ہونے پر اُس قادیانی مرتد عورت کو فوراً علیحدہ کردے اور آئندہ کے لیے اُس سے ازدواجی تعلقات نہ رکھے اور اُس فعل پر توبہ کرے اور اگر یہ شخص قادیانیوں کے عقائد معلوم ہونے کے باوجود اُن کو مسلمان سمجھتا ہے تو یہ شخص بھی کافر اور خارج از اِیمان ہے، کیونکہ عقائدِ کفریہ کو اِسلام سمجھنا خود کفر ہے۔ اس شخص پر لازم ہے کہ اپنے ایمان کی تجدید کرے۔

قادیانی نواز کو سمجھایا جائے:

سوال: قادیانی کافر، مرتد اور زِندیق ہیں جو شخص ان کے ساتھ لین دین رکھتا ہے، کھاتا پیتا ہے اور مسلمانوں کی بات کو رَد کرتا ہے، قرآن وسنت کے مطابق اس آدمی کا بائیکاٹ کیا جائے یا نہیں؟ اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے، جس سے وہ آدمی اس حرکت سے باز آجائے؟

جواب: جو شخص قادیانیوں کو کافر و مرتد اور زندیق بھی سمجھتا ہے، مگر اُن سے کاروبار کرتا ہے تو اپنی ایمانی کمزوری سے ایسا کرتا ہے۔ اس کو سمجھانے کی کوشش کی جائے اور اُس سے قطع تعلق نہ کیا جائے۔

قادیانیوں کا ذبیحہ حرام ہے:

سوال: کیا قادیانیوں کے ہاتھ کا لایا ہوا سودا سلف اور اُن کا ذبیحہ جائز ہے؟

جواب: قادیانیوں کا ذبح کیا ہوا جانور تو مُردار اَور حرام ہے، اُن کا لایا ہوا سودا سلف جائز ہے، مگر اُن سے منگوانا جائز نہیں اور اُن سے قطع تعلق نہ کرنا ایمان کی کمزوری ہے۔

قادیانی رشتہ داروں سے ملنا:

سوال: کیا اسلام مجھے اپنی بیوی پر یہ پابندی لگانے کا حق دیتا ہے کہ میں اپنی بیوی کو قادیانی رشتہ داروں سے نہ ملنے دوں؟

جواب: ضرور پابندی ہونی چاہیے۔

جس نے کہا قادیانی مسلمانوں سے اچھے ہیں:

سوال: میرے ایک مسلمان ساتھی نے بحث کے دوران کہا کہ آپ (مسلمانوں) سے مرزائی اچھے ہیں اور مرزائی مسلمان ہیں، کیونکہ وہ کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، قرآن پاک پڑھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات ہر ایک کے علم میں ہے کہ ستمبر ۱۹۷۴ء میں اُس وقت کی قومی اسمبلی نے ان کو غیر مسلم قرار دیا تھا، جس میں علمائے دین کے کردار وخدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اب آپ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ مرزائی کو مسلمان کہنا اور مسلمان سے مرزائی کو اچھا کہنے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: جس شخص نے یہ کہا کہ قادیانی مسلمانوں سے اچھے ہیں، وہ خود قادیانیوں سے بدتر کافر ہوگیا۔ اپنے اس قول سے توبہ کرے اور اپنے نکاح وایمان کی تجدید کرے۔

قادیانیوں کو مسلمان سمجھنے والے کا شرعی حکم:

سوال: کوئی شخص قادیانی گھرانے میں رشتہ یہ سمجھ کر کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ اسلام میں ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہو، اس کے باوجود اُن کو مسلمان سمجھے تو اَیسا شخص خود مرتد ہے کیونکہ وہ کفر کو اِسلام سمجھتا ہے۔

مرزائی کا جنازہ:

سوال: ہمارے گاؤں میں چند مرزائیوں کے گھر ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کا ایک جوان فوت ہوگیا تو اُن کے مربی نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ ہمارے محلے کی مسجد کے امام صاحب بھی قبرستان میں بطورِ افسوس چلے گئے تو مسلمانوں نے کہا، ہم مرزائی امام کے پیچھے تمہارا جنازہ نہیں پڑھیں گے، بلکہ ہم علیحدہ اپنا جنازہ اپنے امام کے پیچھے ادا کریں گے۔ پھر انہوں نے مولوی صاحب کو کہا کہ جنازہ پڑھاؤ تو مولوی صاحب نے بلاچون وچرا اس مرزائی کا جنازہ پڑھا دیا۔ مجھے اور ایک اور باضمیر مسلمان کو بڑی حیرت ہوئی کہ الٰہی کیا ماجرا ہے۔ ہم دونوں نے جنازہ نہ پڑھا اور واپس آگئے۔ پھر مغرب کی نماز کے وقت مولوی صاحب مسجد میں کہنے لگے کہ مجھ سے گناہِ کبیرہ ہوگیا ہے، میرے لیے دعا کریں۔ نیز اُس مرزائی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیا ہے۔ مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ کیا ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہے؟ وہ جو کہتے ہیں کہ اس گناہ پر توبہ کرتا ہوں، کیا ایسے آدمی کی توبہ قبول ہے؟ دوسرے مسلمانوں کے متعلق کیا حکم ہے۔ جنھوں نے مرزائی کا جنازہ پڑھا، ان سے کیا معاملات رکھیں؟

جواب: مرزائی کا جنازہ جائز نہیں اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں۔ جس مسلمانوں نے مرزائی کو کافر سمجھ کر محض دنیاوی وجاہت کی وجہ سے جنازہ پڑھا، وہ گنہگار ہوئے۔ ان کو توبہ کرنی چاہیے اور توبہ کے اعلان کے بعد اُس امام کے پیچھے نماز جائز ہے اور جن لوگوں نے مرزائیوں کے عقائد معلوم ہونے کے باوجود اُن کو مسلمان سمجھ کر مرزائی کا جنازہ پڑھا، ان پر تجدیدِ ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔

کیا مسلمانوں کے قبرستان کے نزدیک کافروں کا قبرستان بنانا جائز ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی کافر کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا تو جائز نہیں، لیکن کسی مسلمانوں کے قبرستان کے متصل اُن کا قبرستان بنانا جائز ہے یا کہ دُور ہونا چاہیے؟

جواب: ظاہر ہے کہ کافروں مرتدوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام اور ناجائز ہے، اس طرح کافروں کو مسلمانوں کے قبرستان کے قریب بھی دفن کرنے کی ممانعت ہے۔ تاکہ کسی وقت دونوں قبرستان ایک نہ ہو جائیں۔ کافروں کی قبر مسلمانوں کی قبروں سے دُور ہونی چاہیے۔ تاکہ کافروں کے عذاب والی قبر مسلمانوں کی قبر سے دُور ہو، کیونکہ اس سے بھی مسلمانوں کو تکلیف پہنچے گی۔

قادیانی مردہ:

سوال: کیا قادیانی اہل کتاب ہیں؟

جواب: قادیانی اہل کتاب نہیں، بلکہ مرتد اور زندیق ہیں۔

سوال: قادیانی کے سلام کرنے کی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اُس کو سلام نہ کیا جائے، نہ جواب دیا جائے۔

سوال: کیا قادیانی کے ساتھ کھانا پینا یا اُس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے؟

جواب: اس کے ساتھ کھانا جائز نہیں۔

سوال: کسی مسلمان کا کسی قادیانی کی نماز جنازہ میں شریک ہونا یا اُس کی میّت کو کندھا دینا جائز ہے؟

جواب: مرتد کا جنازہ جائز نہیں اور اُس میں شرکت بھی جائز نہیں۔

سوال: کسی قادیانی کا کسی مسلمان کی نماز جنازہ میں شریک ہونے یا میّت کو کندھا دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اُس کو روکنا صحیح ہے؟

جواب: اس کو روک دیا جائے کہ وہ مسلمان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، نہ کندھا دے۔

سوال: کسی قادیانی میّت کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: قادیانی مرتد کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ اگر دفن کر دیا جائے تو اُس کا اکھاڑنا ضروری ہے۔

قادیانی مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا:

سوال: اگر کوئی قادیانی ہماری مساجد میں آ کر الگ ایک کونے میں جماعت سے الگ نماز پڑھ لے تو ہم اس کو اِجازت دے سکتے ہیں کہ ہماری مسجد میں اپنی مرضی سے نماز پڑھے؟

جواب: کسی غیر مسلم کا ہماری اجازت سے ہماری مسجد میں اپنی عبادت کرنا صحیح ہے۔ نصاریٰ نجران کا جو وفد بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا تھا، انہوں نے مسجد نبوی (علیٰ صاحبہ الف الصلوٰۃ والسلام) میں اپنی عبادت کی تھی۔ یہ حکم تو غیر مسلموں کا ہے لیکن جو شخص اسلام سے مرتد ہو گیا ہو اس کو کسی حال میں مسجد میں داخلے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس طرح جو مرتد اور زندیق اپنے کفر کو اِسلام کہتے ہوں، جیسا کہ قادیانی مرزائی ہیں، ان کو بھی مسجد میں آنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

غیر مسلم سے مدرسہ کے لیے چندہ لینا:

سوال: غیر مسلم مرزائی سے مدرسہ یا مسجد کے لیے چندہ لینا کیسا ہے؟

جواب: بے غیرتی ہے۔

شیزان کا بائیکاٹ:

آپ کے رسالہ اور بعض پوسٹروں سے معلوم ہوا کہ شیزان، قادیانیوں کی کمپنی ہے، اس لیے شیزان کا بائیکاٹ کیا جائے۔ کچھ دن پہلے کی بات ہے کہ میں اور میرا دوست کولڈ ڈرنک کی دکان میں گئے تو ہمیں ''شیزان جُوس'' دیا گیا۔ میں نے اپنے دوست کو بتایا، یہ شیزان کمپنی، قادیانیوں کی ہے، اس کا بائیکاٹ کیا جائے تو میرے دوست نے بھی اس کا بائیکاٹ کیا۔ جب دکاندار کو معلوم ہوا تو اُنہوں نے بھی شیزان والوں سے جوس لینا بند کر دیا۔ جب جوس دینے والے نے دکاندار سے پوچھا کہ آپ ہمارا شیزان جوس کیوں نہیں

لیتے تو اُس نے جواب دیا کہ ہمارے علماء کہتے ہیں کہ یہ قادیانیوں کی کمپنی ہے، جو ہمارے دین اور نبیؐ کے دشمن ہیں، اس لیے اس کا بائیکاٹ کیا جائے، تو اُنہوں نے کہا کہ مشروبات میں بعض یہودی اور عیسائیوں کی بھی کمپنیاں ہیں، آپ اُن کا بائیکاٹ کیوں نہیں کرتے ہیں اور وہ بھی پاکستان میں رہتے ہیں، ہم بھی پاکستانی ہیں۔ الحمدللہ ابھی کافی لوگوں کو پتا چلا ہے تو شیزان جوس اور شیزان بوتل کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ لیکن بعض لوگ پروپیگنڈہ کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈال رہے ہیں، اس لیے مندرجہ ذیل سوالات لکھ رہا ہوں۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیزان کمپنی کو مسلمانوں نے خرید لیا ہے، اب وہ چلا رہے ہیں،

جواب: یہ بظاہر قادیانیوں کا جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق شیزان کمپنی اب تک قادیانیوں کی ملکیت ہے۔

سوال: کیا شیزان جوس بھی قادیانیوں کی شیزان کمپنی کا تیار کردہ ہے؟

جواب: ''شیزان کمپنی'' کے سوا، دوسرا کوئی ''شیزان جوس'' کیسے تیار کرسکتا ہے؟

سوال: کیا بعض مشروبات کمپنیاں عیسائیوں اور یہودی کی بھی ہیں۔ اگر ہیں تو نشاندہی فرمائیے۔ تاکہ ان سے بھی ہم اپنے آپ کو بچائیں؟

جواب: قادیانی کافر ہیں، مگر وہ خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر، کتے، خنزیر اور ولدالحرام کہتے ہیں اور پھر اپنی آمدنی کا بڑا حصہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لیے خرچ کرتے ہیں، اس لیے قادیانیوں کے ساتھ لین دین قطعاً ناجائز اور غیرتِ ملی کے خلاف ہے۔ قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ ضروری ہے۔ دوسرے کافروں کے ساتھ لین دین کی ممانعت اس صورت میں ہے، جبکہ وہ ہمارے ساتھ حالت جنگ میں ہوں۔ ورنہ اُن کے ساتھ لین دین جائز ہے۔

کیا قادیانیوں کو جبراً قومی اسمبلی نے غیر مسلم بنایا ہے؟

سوال: ''لا اکراہ فی الدین'' یعنی دین میں کوئی جبر نہیں۔ نہ تو آپ جبراً کسی کو مسلمان بنا سکتے ہیں اور نہ ہی جبراً مسلمان کو آپ غیر مسلم بنا سکتے ہیں۔ اگر یہ مطلب ٹھیک ہے تو پھر آپ نے ہم (جماعت احمدیہ) کو کیوں جبراً قومی اسمبلی اور حکومت کے ذریعہ غیر مسلم کہلوایا؟

جواب: آیت کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو جبراً مسلمان نہیں بنایا جاسکتا، یہ مطلب نہیں کہ یہ جو شخص اپنے غلط عقائد کی وجہ سے مسلمان نہ رہا، اس کو غیر مسلم بھی نہیں کہا جاسکتا۔ دونوں باتوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ آپ کی جماعت کو قومی اسمبلی نے غیر مسلم نہیں بنایا۔ غیر مسلم تو آپ اپنے عقائد کی وجہ سے خود ہی ہوئے ہیں البتہ مسلمانوں نے غیر مسلم کو غیر مسلم کہنے کا ''جرم'' ضرور کیا ہے۔

منکرین ختم نبوت کے لیے اصل شرعی فیصلہ:

سوال: خلیفہ اوّل بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف اعلان جنگ کیا اور تمام منکرین ختم نبوت کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ منکرین ختم نبوت واجب القتل ہیں لیکن ہم نے پاکستان میں قادیانیوں کو صرف ''غیر مسلم اقلیت'' قرار دینے پر ہی اکتفا کیا۔ اس کے علاوہ اخبارات میں آئے دن اس قسم کے بیانات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں کہ ''اسلام نے اقلیتوں کو جو حقوق دیئے ہیں، وہ حقوق انہیں پورے پورے دیے جائیں گے''۔ ہم قادیانیوں کو نہ صرف حقوق اور تحفظ فراہم کیے ہوئے ہیں، بلکہ کئی اہم سرکاری عہدوں پر بھی قادیانی فائز ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ منکرین ختم نبوت اسلام کی رُو سے واجب القتل ہیں یا اسلام کی طرف سے اقلیتوں کو دیے گئے حقوق اور تحفظ کے حقدار ہیں؟

جواب: منکرین ختم نبوت کے لیے اسلام کا اصل قانون تو وہی ہے۔ جس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عمل کیا۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اُن کی جان و مال کی حفاظت کرنا اُن کے ساتھ رعایتی سلوک ہے، لیکن اگر قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوں، بلکہ مسلمان کہلانے پر مصر ہوں تو مسلمان اپنی حکومت سے یہ مطالبہ کرسکتے ہیں کہ ان کے ساتھ مسیلمہ کذاب کی جماعت کا سا سلوک کیا جائے، لیکن اسلامی مملکت میں مرتدین اور زِندیق کو سرکاری عہدوں پر فائز کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ مسئلہ نہ صرف پاکستان، بلکہ اسلامی ممالک کے اربابِ حل وعقد کی توجہ کا بھی متقاضی ہے۔

☆......☆......☆

قادیانیوں کے مغالطے

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

قادیانیوں کا پہلا مغالطہ:

قادیانیوں کا پہلا مغالطہ یہ ہے کہ وہ ناواقف مسلمانوں کے سامنے مرزا قادیانی کو ایک مجدد اور مصلح کے روپ میں پیش کرتے ہیں اور اُس کے دعویٔ نبوت کو چھپاتے ہیں۔ اگر قادیانیوں سے پوچھا جائے کہ کیا مرزا قادیانی نبی تھا؟ تو اُن کا یہ جواب ہوتا ہے کہ وہ مسیح موعود تھا۔ اگر پوچھا جائے کہ کیا مرزا قادیانی مسیح موعود تھا، تو جواب ملتا ہے کہ وہ مہدی تھا اور اگر کوئی شخص مرزا قادیانی کو صرف مجدد اور مصلح مانے تو اُسے محسوس یا غیر محسوس انداز میں مرزا قادیانی کے دعویٔ مسیحیت، مہدویت و نبوت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ یہ صورتِ حال شتر مرغ کے جواب کے مشابہ ہے۔ جسے کہا گیا کہ اگر تُو پرندہ ہے تو اُڑتا کیوں نہیں؟ اس نے کہا میں جانور ہوں۔ کہنے والے نے کہا کہ اگر تُو جانور ہے تو بوجھ اٹھایا کر۔ اُس نے جواب دیا کہ میں پرندہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بے شمار دعوے کیے۔ محدث و مجدد ہونے کا ابتدائی دعویٰ کیا۔ پھر امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور آخر کار ۱۹۰۱ء میں واضح الفاظ میں اپنی نبوت کے متعلق یہ لکھ دیا:

> ''حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے الفاظ ''رسول'' اور ''مرسل'' اور ''نبی'' کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔'' (''روحانی خزائن''، جلد ۸، صفحہ ۲۰۶۔ از مرزا قادیانی)

لیکن تماشا یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے ہی ہر اقرار کا انکار اور ہر انکار کا اقرار کیا۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد کا برادرِ نسبتی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل اعتراف کرتا ہے کہ:

> ''حضور (یعنی مرزا قادیانی) ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری زندہ ہیں۔ پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مسیح ناصری آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے اور پھر فرماتے ہیں کہ وہ ہرگز آسمان سے نازل نہیں ہوں گے۔ پھر کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی دو شخص ہوں گے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ہرگز نہیں، مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہے۔ کبھی فرماتے ہیں کہ مہدی تو بنی فاطمہ سے ہوگا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں ہی مہدی ہوں۔ کبھی فرماتے ہیں کہ مجھے عیسیٰ سے کیا نسبت! وہ عظیم الشان نبی ہے۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسیح ناصری سے ہر طرح سے افضل اور ہر شان میں بڑھ کر ہوں۔ کہیں فرماتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں۔ صرف مجدد اور محدث ہوں۔ ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اس طرح فرماتے ہیں کہ میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا منکر کافر ہے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز بھی پڑھتے رہے۔ پھر حرام بھی فرما دی۔ اُن سے رشتے ناتے بھی کئے۔ پھر منع بھی کر دیا۔ متوفیک کے معنی کیے کہ پوری نعمت دوں گا۔ پھر کہا کہ ہزار روپے انعام، اگر سوائے موت کے کوئی اور معنیٰ ثابت ہوں۔ فرماتے تھے کہ ایک نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوتا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کسی نبی کے لیے کہ ضروری نہیں کہ وہ کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ ایک کتاب میں نبی کی تعریف اور کی ہے، دوسری میں اس کی کچھ مخالفت کی ہے۔ کبھی کہا کہ میں تو مسیح کا صرف مثیل ہوں۔ وہ خود بھی آئے گا۔ پھر کہا کہ میں ہی مسیح ہوں اور کوئی نہیں آئے گا۔ غرض حضور (مرزا قادیانی) کی تصانیف میں دس حوالے اگر آپ ایک طرح سے دکھا سکتے ہیں تو سو دوسری طرح کے۔''

(ماہنامہ ''الفرقان''، ربوہ) 'مسیح موعود نمبر: مئی، جون ۱۹۶۵ء)

ڈاکٹر اسماعیل قادیانی کے اس طویل اقتباس سے دو باتیں واضح ہوئیں۔

(۱) علماء، مرزا کے مختلف دعوے جو بیان کرتے ہیں۔ وہ سو فی صد مبنی بر حقیقت ہیں۔

(۲) مرزا قادیانی اپنے متضاد دعووں میں لوگوں کو بے وقوف بنایا۔ دعویٔ نبوت کیا، تو اُس میں کوئی ایک موٴقف اختیار نہ کیا۔ ظلی نبی، بروزی نبی، حقیقی نبی، مجازی نبی، تشریعی نبی، صاحبِ شریعت نبی ہونے کے دعوے مرزا قادیانی کی مختلف تحریروں میں موجود ہیں۔ جن میں سے پہلے چار دعوے ایسے ہیں کہ قرآن و حدیث اور اسلامی لٹریچر میں اِن اصطلاحات کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ ان متضاد دعووں کی وجہ سے مرزائیوں کے لاہوری گروپ کو اپنے پاؤں جمانے کا موقع ملا۔ مسٹر محمد علی لاہوری نے مرزا قادیانی کے انکارِ

نبوت پر اور مرزا بشیر الدین محمود نے اثباتِ نبوت میں اپنی تصانیف میں بیسیوں حوالے مرزا قادیانی کی تحریروں کے دیے ہیں۔ درحقیقت یہ نبوت نہیں، بلکہ ایک گورکھ دھندا ہے، ایک معمہ ہے۔ جملۂ معترضہ کے طور پر عرض ہے کہ مرزا قادیانی کے اپنے تضادات ملاحظہ کرنے کے بعد تضاد بیانی کے متعلق مرزا قادیانی کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ''ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں، کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔

(''ست بچن''، صفحہ ۳۱۔ ''روحانی خزائن''، جلد ۱۰، صفحہ ۱۴۳)

(۲) ''نبی اور فلسفی میں یہ فرق ہے کہ فلسفی کے کلام میں تضاد ہوتا ہے اور نبی کے کلام میں تضاد نہیں ہوتا۔''

(''لجنتہ النور''، صفحہ ۵۳، ''روحانی خزائن''، جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۹، ۳۹۰)

واضح رہے کہ یہ دونوں فتوے مرزا قادیانی کے اپنے تحریر کردہ ہیں۔ قادیانی حضرات اگر ایک طرف مرزا قادیانی کے تضادات کو دیکھیں اور دُوسری طرف اُس کے ایسے فتووں کو کھلے دماغ سے پڑھیں تو وہ یقیناً راہِ ہدایت پا سکتے ہیں اور یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی پاگل ہے یا منافق۔

قادیانیوں کا دوسرا مغالطہ:

دوسرا قادیانی مغالطہ یہ ہے کہ قادیانی بکثرت مرزا قادیانی کی ایسی تحریریں چھاپتے اور پڑھ کر سناتے ہیں جن میں اُس نے بظاہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اکثر کتب میں توہینِ رسالت کا ارتکاب کیا ہے اور پھر قادیانی حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا قادیانی میں (خاکم بدھن) کوئی فرق بھی نہیں سمجھتے۔ چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

(۱) ''پھر اسی کتاب ''براہین احمدیہ'' میں اِس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: ''**محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم**'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔'' (''ایک غلطی کا ازالہ''، صفحہ ۴، ''روحانی خزائن''، جلد ۱۸، صفحہ ۲۰۷)

(۲) ''خدا نے آج سے بیس برس پہلے ''براہین احمدیہ'' میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا، کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔''

(''ایک غلطی کا ازالہ''، صفحہ ۱۰، ''روحانی خزائن''، جلد ۱۸، صفحہ ۲۱۲)

(۳) ''من فرق بینی وبین المصطفٰی فماعرفنی ومارأنی.''

ترجمہ: جس نے مجھ میں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کیا۔ اُس نے مجھے نہیں پہچانا اور نہیں دیکھا'' (''خطبہ الہامیہ''، صفحہ ۱۷۱، ''روحانی خزائن''، جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۹)

مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا بشیر احمد، ایم اے لکھتا ہے کہ:

(۴) ''ظلی نبوت نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا، بلکہ آگے بڑھایا اور اِس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

(''کلمتہ الفصل''، صفحہ ۱۱۳۔ از مرزا بشیر احمد ایم اے)

(۵) ''تو اِس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُتارا۔ تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اُس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔'' (''کلمتہ الفصل''، صفحہ ۱۰۵۔ از مرزا بشیر احمد ایم اے)

ان حوالہ جات سے قادیانیوں کے اِس دعوے کے غبارہ سے ہوا نکل جاتی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت مدح کرتے ہیں اور مرزا قادیانی نے بھی اپنی تصانیف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی ہے۔

قادیانیوں کا تیسرا مغالطہ:

قادیانیوں کا تیسرا مغالطہ یہ ہے کہ ہماری جماعت میں ہر طبقہ کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں۔ علماء مرزا قادیانی اور قادیانیت کی جو کمزوریاں بیان کرتے ہیں۔ اگر ایسی کمزوریاں واقعی ہوتیں تو یہ لوگ قادیانیت چھوڑ دیتے۔ اس مغالطے کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا اور چیز ہے۔ راہِ ہدایت پانا اور چیز ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ راہ ہدایت بھی پا جائیں۔ وہ گمراہ بھی ہوتے ہیں۔ ہندوؤں کا ایک فرقہ انسانی شرمگاہ کو معبود سمجھتا ہے۔ ہندو اور دیگر مذاہبِ باطلہ کے لوگ اپنے ہاتھ سے بت تراشتے ہیں اور پھر اُنہیں خدا سمجھ کر پوجتے بھی ہیں۔ ہندو گائے کو پوجتے ہیں۔ کیا یہ سب فاتر العقل ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گمراہ ہوتا ہے تو اُس کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور پھر اُس کی اعلیٰ تعلیم بھی اس کے کام نہیں آتی۔ جب دلوں پر کفر و ضلالت کے پردے پڑ جائیں تو ہدایت گمراہی، روشنی، اندھیرا، عقل، بے عقلی کی صورت معلوم ہونے لگتی ہے اور اُس کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔

عشق کے اندھے کو اُلٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے، لیلیٰ نظر آتا ہے

قرآن مجید سے سابقہ قوموں اور قریش مکہ کے حالات پڑھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سب کا فر خود کفر و ضلالت و جہالت کی اتھاہ گمراہیوں میں مبتلا تھے، لیکن اپنی غلطیوں کا احساس کرنے کے بجائے اُلٹا انبیاءِ کرام پر سحر، جنون، کم عقلی وغیرہ کا الزام لگاتے تھے۔ اس لیے اگر اعلیٰ تعلیم یافتہ قادیانیوں کے دل و دماغ پر پردے پڑے ہوئے ہیں تو یہ تعجب کی بات نہیں ہے۔

ثانیاً: ضروری نہیں کہ سبھی قادیانی، قادیانیت کی اصلیت اور حقیقت سے بے خبر ہوں۔ بیسیوں ایسے قادیانی ہیں جو اپنی معاشی و معاشرتی زنجیروں کو توڑنے سے قاصر ہیں۔ وہ آخرت بنانے کے لیے، دنیا خراب کرنے اور رشتہ داریوں اور مالی مفادات کو چھوڑنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ وہ انجمن احمدیہ کے مضبوط شیطانی شکنجہ میں اِس بری طرح جکڑے ہوئے ہیں کہ وہ چون و چراں انہیں کر سکتے۔

ثالثاً: جو قادیانی حوصلہ مند اور دیدۂ بینا اور دلِ بیدار کے مالک تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نہ صرف قادیانیت سے تائب ہوئے، بلکہ قبولِ اسلام کے بعد اُن میں سے تو متعدد حضرات نے اپنی زندگیاں ہی تردیدِ قادیانیت کے لئے وقف کر دیں۔ قادیانیت چھوڑنے والوں کی فہرست طویل ہے۔ چند اہم نام ملاحظہ فرمائیں: ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی، میر عباس علی، مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی، مولانا عبدالکریم مباہلہ، مولانا لال حسین اختر، بشیر احمد مصری، زیڈ اے سلہری، شفیق مرزا، ائر کموڈور رَب نواز، بریگیڈیئر احمد نواز خان، میجر جنرل فضل احمد، پروفیسر منور احمد ملک، پروفیسر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل، حسن محمود عودہ، شیخ راحیل احمدؒ (جرمنی)، مظفر احمد مظفر (جرمنی)، سیّد منیر احمد (جرمنی) وغیرہ۔

قادیانیوں کا چوتھا مغالطہ:

قادیانی چوتھا مغالطہ یہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ ہیں اور احمدیت، دینِ اسلام سے متصادم نہیں ہے۔ یورپ و افریقہ میں یہ مغالطہ بہت زیادہ پھیلایا گیا ہے۔ اس کے جواب میں درج ذیل نکات پر غور فرمائیں:

(۱) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کے جسم میں حلول نہیں کرتا، لیکن مرزا قادیانی نے اپنے متعلق یہ دعویٰ کیا کہ خدا نے مجھ میں حلول کیا۔ (''روحانی خزائن''، جلد ۱۳، صفحہ ۱۰۲)

(۲) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ جل شانہ کو کسی مادی چیز سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی، لیکن مرزا قادیانی نے اللہ جل شانہ کو (نعوذ باللہ)

☆ تیندوے سے تشبیہ دی۔ (''روحانی خزائن''، جلد ۳، صفحہ ۹۰)

☆ چوروں سے تشبیہ دی۔ (''روحانی خزائن''، جلد ۲۰، صفحہ ۳۹۶)

☆ اپنے آپ کے ساتھ تشبیہ دی۔ (''روحانی خزائن''، جلد ۱۷، صفحہ ۴۱۳)

اللہ تعالیٰ تشبیہ سے پاک ہے۔ اِس کے برعکس مرزا قادیانی نے کہا کہ مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی ہے:

☆ انت منی بمنزلة اولادی (''تذکرہ''، صفحہ ۳۲۵، ۳۲۶ طبع چہارم) (ترجمہ: تُو میرے لئے میری اولاد کے درجہ میں ہے)

☆ "یا شمس یا قمر انت منی وانا منک" (''تذکرہ'' صفحہ ۵۴۱ طبع چہارم) (اے سورج اور اے چاند تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں)

☆ "انت من ماء ناوھم من فشل" (''تذکرہ''، صفحہ ۱۶۴، ۳۰۹ طبع چہارم) (تُو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے)

(۳) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کوئی انسان خدا نہیں بن سکتا۔ نہ حقیقت میں، نہ ہی کشف میں، لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

☆ ''میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔'' (''روحانی خزائن''، جلد ۱۳، صفحہ ۱۰۳)

☆ مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کے متعلق کہا کہ ''وہ پیدا ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اترے گا۔'' (''روحانی خزائن''، جلد ۳، صفحہ ۱۸۰)

☆ مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ سے غلطی صادر نہیں ہو سکتی، لیکن مرزا کے نزدیک ایسا ممکن ہے۔ (''روحانی خزائن''، جلد ۲۲، صفحہ ۱۰۶)

☆ مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، جاگنے، سونے کی کیفیات سے پاک ہے، لیکن مرزا کے نزدیک اللہ تعالیٰ پر یہ سب کیفیات طاری ہوتی ہیں۔ (''روحانی خزائن''، جلد ۲۲، صفحہ ۱۰۷)

☆ مسلمانوں کے نزدیک یہ صرف اللہ جل شانہ کی شان ہے کہ جس کام کا ارادہ کرتے ہیں، وہ فوراً واقع ہو جاتا ہے لیکن مرزا کہتا ہے کہ یہ میری شان ہے۔ (''روحانی خزائن''، جلد ۲۲، صفحہ ۱۰۸)

(۴) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کسی بھی نبی کی توہین کرنا کفر ہے، لیکن مرزا قادیانی نے انبیاءِ کرام کے نام لے لے کر اُن کی توہین کی: (طوالت کی وجہ سے عبارتیں چھوڑ دی گئی ہیں۔ اصل کتب سے عبارات ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔)

☆ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین۔(''روحانی خزائن''، جلد۱۶ صفحہ۳۱۲)

☆ حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ۔(''روحانی خزائن''، جلد۲۱ صفحہ۹۹)

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ۔(''روحانی خزائن''، جلد۱۷ صفحہ۴۲۰)

☆ حضرت موسیٰ کی توہین۔(''روحانی خزائن''، جلد۹ صفحہ۳۵۳)

☆ حضرت نوح کی توہین۔(''روحانی خزائن''، جلد۲۲ صفحہ۵۷۵)

☆ حضرت عیسیٰ کی توہین۔(''روحانی خزائن''، جلد۲۲ صفحہ۱۵۲)

☆ تمام انبیاء کرام پر بہتان۔(''روحانی خزائن'' جلد۱۷ صفحہ۴۴۲)

نوٹ: مرزا نے ''روحانی خزائن''، جلد۱۱، صفحہ ۲۸۹، ۲۹۰ اور جلد۱۹، صفحہ ۱۷، ۴۳۴، ۴۳۵ جلد ۱۸، صفحہ ۲۳۳ پر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔

(۵) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام معصوم ہیں، مرزا قادیانی نہ صرف یہ کہ انبیاء کرام کو معصوم نہیں مانتا بلکہ خود مرزا قادیانی کی ذات پر نازیبا کاموں کے جو الزام لگائے گئے تھے۔ اُس نے وہ سب الزامات گزشتہ انبیاء کرام کی طرف منسوب کر دیے۔ ملاحظہ فرمائیں: (''روحانی خزائن''، جلد۲۲ صفحہ ۵۲۵، ۵۷۵)

(۶) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ آپ بغیر باپ کے محض اللہ کی قدرت سے پیدا ہوئے۔ آپ نے اللہ کے حکم سے بیماروں کو زندہ کرنا، مٹی کے پرندے بنا کر ہوا میں اڑانا، بیمار کو صحت یاب کرنا، مردہ کو زندہ کرنا وغیرہ جیسے معجزات دکھائے۔ یہود نے آپ کو سولی دینے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کے شر سے آپ کو بچا کر ملائکہ کے ذریعہ آسمانوں پر اٹھالیا۔ قربِ قیامت میں آپ زمین پر نازل ہوں گے، دجال اور یاجوج ماجوج کا خاتمہ کریں گے۔ کچھ عرصہ بعد آپؑ کا انتقال ہوگا اور مدینہ منورہ میں روضۂ پاک میں جہاں چوتھی قبر کی جگہ خالی ہے، دفن کئے جائیں گے۔ ان عقائد کے برعکس مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

☆ حضرت عیسیٰ کے باپ کا نام یوسف تھا۔(''روحانی خزائن''، جلد۳ صفحہ۲۵۴، ۲۵۵)

☆ حضرت عیسیٰ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔(''روحانی خزائن''، جلد۱۹ صفحہ۱۸)

☆ حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔(''روحانی خزائن''، جلد۱۱ صفحہ۲۹۰)

☆ مٹی کے پرندوں کا پرواز کرنا قرآن سے ثابت نہیں۔(''روحانی خزائن'' جلد۳ صفحہ۲۵۶، ۲۵۷)

☆ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور سری نگر، مقبوضہ کشمیر میں ان کا مزار ہے۔(''روحانی خزائن''، جلد۱۴ صفحہ۴۳۳)

(۷) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مریم پاک دامن تھیں، بہت نیک عورت تھیں۔ قرآن مجید نے صدیقہ کہہ کر اُن کی پاک دامنی بیان کی ہے۔ وہ محض قدرتِ الٰہیہ سے حاملہ ہوئی تھیں۔ کسی مرد نے انہیں ہاتھ تک نہ لگایا تھا۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

☆ حضرت مریم نے (معاذ اللہ) بوجۂ حمل نکاح کیا۔(''روحانی خزائن''، جلد۱۹ صفحہ۱۷، ۱۸)

☆ اُن کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔(''روحانی خزائن''، جلد۲۰ صفحہ۳۵۵، ۳۵۶)

(۸) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کوئی بھی انسان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ میں اُن کے برابر نہیں ہوسکتا، جبکہ مرزا قادیانی نے لکھا کہ:

خدا نے میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔(''روحانی خزائن'' جلد۱۸ صفحہ۲۰۷)

☆ ''میں بعینہٖ محمد رسول اللہ ہوں۔ ان میں مجھ میں کوئی فرق نہیں۔'' (''روحانی خزائن''، جلد۱۶ صفحہ۲۵۸، ۲۵۹)

(۹) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شان میں سب مخلوقات سے اعلیٰ ہیں۔ کوئی انسان حتیٰ کہ کوئی نبی بھی آپ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، چہ جائیکہ وہ افضل ہو۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میرے زمانہ میں دین کی فتح حضور علیہ السلام کی فتح سے بڑھ کر ہے۔(''روحانی خزائن''، جلد۱۶ صفحہ۲۸۸)

☆ میرے زمانہ میں حضور علیہ السلام کی روحانیت مکمل طور پر ظاہر ہوئی۔(''روحانی خزائن''، جلد۱۶ صفحہ۲۷۱، ۲۷۲)

☆ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام پہلی رات کا چاند اور میرے زمانہ میں چودھویں رات کا چاند ہے۔(''روحانی خزائن''، جلد۱۶ صفحہ۲۷۵، ۲۷۶)

☆ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام، رحمۃ للعلمین ہیں۔ جبکہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ یہ وحی مجھ پر نازل ہوئی: **وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین**. (''تذکرہ''، ۶۳۴ طبع دوم)

☆ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سورۂ صف میں احمد نام کے ایک عظیم الشان رسول آنے کی جو بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی ۔اس کا مصداق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ۔مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اس بشارت کا میں مصداق ہوں ۔ (''روحانی خزائن''، جلد ۱۷صفحہ ۴۲۱)

(۱۰) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں ۔آپ کے بعد کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو تشریف لانا ہے تو وہ نبی ہونے کی حیثیت سے نہیں ، بلکہ وہ امتِ محمدیہ کا ایک فرد اور قائد بن کر دینِ اسلام کو زندہ کریں گے ۔اس کے برعکس مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت ورسالت کیا۔ ملاحظہ فرمائیں:

(''روحانی خزائن''، جلد ۱۷صفحہ ۴۳۵' جلد ۱۹صفحہ ۱۱۳' جلد ۳صفحہ ۶۰' جلد ۲۲صفحہ ۴۱۱' ۵۰۳)

☆ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام الگ الگ دو شخصیات ہیں ،لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں اور اپنے آپ کو ہی مہدی اور عیسیٰ کہتا ہے۔

☆ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ زمین کا کوئی حصہ عظمت اور شان میں حرمین شریفین کے برابر نہیں ہے ۔جبکہ مرزا قادیانی کہتا ہے:

''زمین قادیاں اب محترم ہے ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے''

(''درثمین''، صفحہ ۱۵۲۔ از مرزا قادیانی ۔اردو، مطبوعہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور)

☆ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے حرمین شریفین کی زیارت ضروری ہے۔ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں جانا ضروری ہے لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

''قادیان آنے کا ثواب نفلی حج سے زیادہ ہے۔'' (''روحانی خزائن''، جلد ۵صفحہ ۳۵۲)

☆ مسلمان کہتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ ، بیت المقدس (یروشلم) میں واقع ہے اور سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں اُسی مسجد اقصیٰ کا ذکر ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے ۔پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے ۔(''روحانی خزائن'' جلد ۱۶صفحہ ۱۲)

☆ مسلمان کہتے ہیں کہ حرمین شریفین فیوض و برکات کا سرچشمہ ہیں ۔مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا بشیر الدین محمود کہتا ہے کہ:

خدا تعالیٰ کے جو فیوض و برکات یہاں (یعنی قادیان میں) نازل ہوئے اور کسی جگہ نہیں ۔(''انوار خلافت'' صفحہ ۱۱۷)

مرزا قادیانی مزید کہتا ہے کہ:

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے۔ (العیاذ باللہ) (''حقیقۃ الرؤیا''، صفحہ ۱۴۶۔ از مرزا بشیر الدین محمود)

☆ مسلمان کہتے ہیں کہ سیدنا حسینؓ حضور علیہ السلام کے نواسے، حضرت علیؓ کے صاحبزادے اور صحابیٔ رسول ہیں۔ کوئی غیر صحابی ان کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جبکہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

''آج تم میں ایک (یعنی مرزا قادیانی) ہے کہ اُس حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔'' (''روحانی خزائن''، جلد ۱۸صفحہ ۲۳۳)

''سو (۱۰۰) حسینؓ ہر وقت میرے گریبان میں ہیں۔'' (''روحانی خزائن'' جلد ۱۸صفحہ ۴۷۷)

☆ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے والا لعنتی ہے، مگر مرزا قادیانی نے جی بھر کر صحابہ کی توہین کی ہے۔ مثلاً:

حضرت ابو ہریرہؓ کی توہین ۔(''روحانی خزائن'' جلد ۲۱صفحہ ۴۱۰)

حضرت ابن مسعودؓ کی توہین ۔(''روحانی خزائن'' جلد ۳صفحہ ۴۲۲)

☆ مسلمان کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے علاوہ کسی اور شخص پر ایمان لانے سے صحابیت کا درجہ حاصل نہیں ہو سکتا لیکن مرزا قادیانی خود پر ایمان لانے والوں کو صحابی کہتا ہے۔

(''روحانی خزائن'' جلد ۱۶صفحہ ۲۵۸' ۲۵۹)

☆ حدیث کے بارے میں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

''میں خدا کی طرف سے حکم ہوں اور حکم شخص احادیث کو قبول یا رَد کر سکتا ہے۔'' (''روحانی خزائن'' جلد ۱۷صفحہ ۵۱' ۴۰۱)

مسلمان کہتے ہیں کہ وحی اور نبوت کا سلسلہ بند ہونا، دین اسلام کا کمال اور خوبصورتی ہے، اس عقیدہ پر مرزا قادیانی سیخ پا ہوتے ہوئے لکھتا ہے۔

''ایسا دین لعنتی اور قابل نفرت ہے۔'' (''روحانی خزائن'' جلد ۲۱صفحہ ۳۰۶)

''ایسا دین مردہ ہے۔'' (''روحانی خزائن'' جلد دہم صفحہ ۱۲۷)

''یہ شیطانی مذہب ہے۔'' (''روحانی خزائن'' جلد ۲۱صفحہ ۳۵۴)

☆ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ نجات کا دارومدار حضور علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لانے اور اُن کی پیروی کرنے میں ہے۔مرزا قادیانی کہتا ہے کہ نجات مجھ پر ایمان لانے اور میری پیروی کرنے میں ہے۔دیکھیں حوالہ: (''روحانی خزائن'' جلد ۱۷،صفحہ ۴۲۱، ۴۳۵)

خلاصۂ کلام

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے کہا:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔آپ نے فرمایا: یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (یعنی مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفاتِ مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔آپ نے فرمایا: اللہ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرضیکہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں اُن (یعنی مسلمانوں) سے اختلاف ہے۔'' (''الفضل''، قادیان۔ ۳۰ ؍جولائی ۱۹۳۱ء)

کیا اِن حقائق کے ہوتے ہوئے قادیانیوں کا یہ کہنا درست ہوسکتا ہے کہ ہم مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں؟ خود فیصلہ کرلیں۔

قادیانیوں کا پانچواں مغالطہ:

قادیانی یہ مغالطہ بھی دیتے ہیں کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستانی پارلیمنٹ نے انہیں غیر مسلم قرار دیا، جبکہ اس پارلیمنٹ کے بہت سے ارکان بدعنوانی اور اخلاقی جرائم میں ملوث تھے۔نیز وہ عالم دین اور مفتی بھی نہ تھے، دنیادار تھے۔کیا ایسے لوگوں کی رائے معتبر ہوسکتی ہے؟ اس مغالطہ کی حقیقت یہ ہے کہ:

(الف) یہ کس نے کہا ہے کہ پاکستانی قوم نے ارکانِ پارلیمنٹ سے قادیانیوں کے بارے میں فتویٰ طلب کیا تھا؟ ایسا کہنا بدترین دجل ہے۔دراصل یہ امت مسلمہ کا متفقہ فتویٰ اور مطالبہ تھا۔پارلیمنٹ نے جس کا جائزہ لے کر توثیق کی۔

(ب) سب ارکانِ پارلیمنٹ اگر چہ عالم نہ تھے، لیکن اُن کی رہنمائی کے لیے پارلیمنٹ میں ہی نامور علماء اور دانشور موجود تھے: مثلاً مولانا مفتی محمودؒ، مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا علی رضوی، پروفیسر غفور احمد، مولانا صدرالشہیدؒ، مولانا نعمت اللہؒ، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہریؒ وغیرہ۔اِن حضرات کے علاوہ اٹارنی جنرل آف پاکستان جناب یحییٰ بختیار مرحوم، قادیانی رہنماؤں مرزا ناصر احمد اور صدرالدین پر تقریباً تیرہ دن تک جرح کرتے رہے۔قادیانیوں کو بحث ومباحثہ کی کھلی آزادی دی گئی۔جب وہ اپنا مسلمان ہونا ثابت نہ کرسکے تو ارکان پارلیمنٹ نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی توثیق کردی۔خلاصہ یہ کہ ارکان پارلیمنٹ نے کوئی فتویٰ نہیں دیا، بلکہ قادیانی رہنماؤں کا اٹارنی جنرل آف پاکستان کے ساتھ مباحثہ دیکھا، جب قادیانی کفر پرآشکارا ہوا، تو انہوں نے علماء کے فتویٰ کو قانونی صورت دے کر مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ تسلیم کرلیا۔

قادیانیوں کے سابق سربراہ مرزا طاہر احمد نے ارکان پارلیمنٹ کی کردارکشی کرتے ہوئے نہایت مبالغہ اور مکاری سے کام لیتے ہوئے کہا تھا کہ پارلیمنٹ کے مذکورہ کردار کے لوگوں نے ہمیں غیر مسلم قرار دیا تھا۔حالانکہ

(ا) قادیانیوں کو صرف پاکستانی اراکینِ پارلیمنٹ نے ہی غیر مسلم قرار نہیں دیا کہ صرف اُن کے کردار پر ہی الزامات عائد کرکے دنیا کو دھوکہ دیا جائے، بلکہ انہیں بیرونی ممالک کی حکومتوں، عدالتوں اور بین الاقوامی فورموں نے بھی غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔مثلاً:

ماریشس سپریم عدالت:	۱۹ نومبر ۱۹۲۰ء	مفتی اعظم شام:	۱۵ ؍اکتوبر ۱۹۵۷ء
رابطہ عالم اسلامی:	اپریل ۱۹۷۴ء	حکومت گیمبیا	۱۹ دسمبر ۱۹۹۷ء
جنوبی افریقہ:	۱۹۸۲ء	ملائیشیا:	نومبر ۱۹۸۲ء

قادیانیوں کو متحدہ ہندوستان کی ریاست بہاولپور سمیت پاکستانی عدالتوں نے بھی غیر مسلم قرار دیا۔

محمد اکبر خان جج، بہاولپور: ۷ ؍فروری ۱۹۳۵ء۔ سینئر سول جج راولپنڈی: ۲۵ مارچ ۱۹۵۴ء

ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی: ۳ جون ۱۹۵۵ء۔سول جج جیمس آباد سندھ ۱۳ جولائی ۱۹۷۰ء

ملک احمد خان کمشنر بہاولپور:	۱۹۷۲ء	سول جج رحیم یار خان:	۱۹۷۲ء
فیصلہ لاہور ہائی کورٹ	۱۲ نومبر ۱۹۷۶ء	سول جج ڈسکہ	۱۱ ؍اکتوبر ۱۹۸۷ء
کوئٹہ ہائی کورٹ	۱۹۸۷ء	وفاقی شرعی عدالت	اگست ۱۹۸۴ء
لاہور ہائیکورٹ:	ستمبر ۱۹۹۱ء	سپریم کورٹ آف پاکستان	۱۹۹۳ء

پاکستان کی اسمبلیوں کے فیصلے:

آزاد کشمیر اسمبلی: ۲۸/اپریل ۱۹۷۳ء سرحد اسمبلی: ۱۹جون ۱۹۷۴ء
قومی اسمبلی پاکستان: ۷ستمبر ۱۹۷۴ء

قادیانیوں کا چھٹا مغالطہ:

قادیانی دنیا بھر میں یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ہم مظلوم ہیں۔ ہمیں پاکستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے، کتابیں چھاپنے اور عوامی جلسے کرنے سے روکا جاتا ہے جو کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ یہ قادیانی پروپیگنڈہ اتنے تواتر سے کیا جارہا ہے کہ اس کے زیر اثر اَمریکہ ویورپ کی طرف سے حکومت پاکستان کڑی تنقید کا نشانہ بنی رہتی ہے۔

قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ہم مظلوم ہیں ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کا مصداق ہے۔ اگر ایک شخص ایک نام کو اَپنے لیے خاص کرلیتا ہے' ایک کمپنی بنا کر اُسے رجسٹرڈ کرالیتا ہے' تو دنیا کا کوئی قانون اجازت نہیں دیتا کہ کوئی دوسرا شخص اُسی نام سے کمپنی بنا کر کاروبار کرے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اُس کے خلاف قانونی کارروائی ہوگی۔ امریکہ ویورپ اپنی روشنی خیالی کے باوجود، اِس بات کی اجازت ہرگز نہیں دیتے کہ کوئی شخص خود کو اَمریکی صدر، برطانیہ یا فرانس کا وزیر اعظم ظاہر کرے۔ ایسا کرنے والے کو آئین شکنی کا مرتکب گردانا جاتا ہے۔

بالکل یہی صورت حال مسلمانوں کو درپیش ہے کہ دین اسلام ایک زندہ مذہب ہے جو چودہ سو سال سے چلا آرہا ہے اور قیامت تک باقی رہے گا۔ مسلمان کسی شخص یا گروہ کو کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ غیر مسلم ہونے کے باوجود اِسلامی اصطلاحات مثلاً: اللہ تعالیٰ، نبی، رسول، بیت اللہ، مسجد اقصیٰ، قرآن مجید، وحی، الہام، صحابہؓ، مسلمان وغیرہ کا استعمال کریں، اور مسلمانوں کی طرح طرزِ عبادت قائم کریں۔ اگر کوئی غیر مسلم گروہ ان اسلامی اصطلاحات کو اِستعمال کرتا ہے تو حق تلفی مسلمانوں کی ہوتی ہے نہ کہ اس گروہ کی۔

بعینہٖ یہ معاملہ مسلم، قادیانی کشمکش کا ہے، کیونکہ قادیانی تمام اسلامی اصطلاحات کو بے دھڑک استعمال کرتے ہیں۔ وہ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ اور مرزا قادیانی کے کو دیکھنے والے قادیانیوں کو صحابی اور اُسے نبی ماننے والوں کو مسلمان، اور اُس کی نبوت کا انکار کرنے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ یوں وہ مسلم اصطلاحات استعمال کر کے مسلمانوں کی دل آزاری اور اُن کی حق تلفی کرتے ہیں اور جب انہیں ایسا کرنے سے روکا جائے تو وہ اپنی حق تلفی اور مظلومیت کا رونا روتے ہیں۔

کیا کسی یہودی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عیسائی اصطلاحات استعمال کرے، یا کیا کوئی عیسائی، یہودی اصطلاحات استعمال کرسکتا ہے؟ اگر نہیں، تو کیوں؟ اس بارے میں امریکہ ویورپ کی رواداری اور روشن خیالی کیا کہتی ہے؟ اگر یہودیت وعیسائیت کو اَپنی اصطلاحات کے غلط استعمال سے روکنے کا حق حاصل ہے تو مسلم اُمّہ کو یہ حق کیوں نہیں دیا جاسکتا؟

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

درحقیقت مظلوم تو مسلمان ہیں کہ قادیانی ان کی مخصوص اصطلاحات کو سینہ زوری سے استعمال کرتے ہیں اور وہ کسی طرح باز بھی نہیں آتے اور اُلٹا بدنام بھی مسلمانوں کو ہی کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں اور اقلیتیں بھی آباد ہیں۔ مثلاً: یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ وغیرہ سب یہاں پر رہتے ہیں۔ انہیں اپنے غیر مسلم ہونے پر فخر ہے۔ ان اقلیتوں نے کبھی بھی اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کیں اور انہوں نے اَپنے کسی مذہبی رہنما کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان اقلیتوں کے ساتھ مسلمانوں کی کوئی کشمکش اُس نوعیت کی نہیں ہے کہ جیسی قادیانیوں کے ساتھ ہے۔ اگر قادیانی اپنا طرزِ عمل بدل لیں' اسلامی شعائر کے استعمال سے باز آجائیں اور مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ کہنا اور لکھنا اور اس کی نبوت کو اسلام کہہ کر اُس کی طرف لوگوں کو بلانا چھوڑ دیں اور اَپنی ارتدادی حیثیت کو تسلیم کرلیں تو میں سوفی صد یقین سے کہتا ہوں کہ کوئی مسلمان کبھی اُن کی طرف انگلی بھی نہ اٹھائے گا۔

قادیانیوں کا ساتواں مغالطہ:

قادیانیوں کا ایک مغالطہ یہ بھی ہے کہ مسلمان ہماری کتابوں کے حوالے سیاق وسباق کے بغیر دیتے ہیں اور ہماری طرف وہ عقائد منسوب کرتے ہیں جو کہ درحقیقت ہمارے عقائد نہیں ہیں۔

اِس کا جواب یہ ہے کہ قادیانیوں نے ''روحانی خزائن'' اور ''انوار العلوم'' کے نام سے اپنی تمام کتابوں کے مجموعے چند سالوں سے شائع کرنے شروع کئے ہیں۔ اس سے پہلے وہ مرزا قادیانی اور مرزا محمود کی کتابیں الگ الگ شائع کرتے تھے۔ ہر کتاب الگ چھپتی تھی تو قادیانی چال کے تحت اُس کے ہر نئے ایڈیشن میں صفحات بدل دیے جاتے تھے۔ اب جس عالم کے پاس جس ایڈیشن کتاب ہوتی تھی۔ وہ اُسی ایڈیشن کا صفحہ نمبر بتاتا تھا۔ اِس کے برعکس قادیانی اُسی کتاب کے کسی دوسرے ایڈیشن کا حوالہ مسلمانوں کو دکھا کر کہتے تھے کہ تمہارے فلاں عالم نے مثلاً ''حقیقۃ الوحی'' صفحہ ۵۰ کا حوالہ دیا ہے اور یہ حوالہ اِس کتاب میں نہیں ہے۔ عام مسلمانوں کو مرزائی کتب پر اِتنا عبور کہاں ہوتا تھا کہ وہ اُن کی دھوکہ دہی کو بھانپ سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ وہ قادیانی جال میں پھنس کر قادیانی بن جاتے۔ بصورتِ دیگر وہ قادیانیوں سے متاثر ومرعوب ضرور ہوجاتے، لیکن اب جب سے قادیانیوں نے ''روحانی خزائن'' کے نام سے مرزا قادیانی کی تمام کتب ۲۳ جلدوں میں شائع کی ہیں۔ علماء کا کام بے حد آسان ہوگیا ہے۔ ''روحانی خزائن'' عام دستیاب ہے۔ ہمارے فاضل

دوست محمد متین خالد نے ''ثبوت حاضر ہیں'' کے نام سے قادیانی عقائد کی عکسی شہادتیں شائع کردی ہیں۔اگر مذکورہ قادیانی عقائد اُن کی طرف غلط منسوب کیے گئے ہیں تو وہ جرأت کریں اور جوابی کتاب لکھیں۔''ثبوت حاضر ہیں'' متین خالد صاحب کی کتاب یا پروفیسر محمد الیاس برنی مرحوم کی کتاب ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' کو بنیاد بنا کر جواب لکھ دیں کہ انھوں نے ہماری فلاں کتاب کا حوالہ دیا ہے، اور یہ اُس کتاب کا عکس ہے، اس میں یہ حوالہ موجود نہیں ہے۔اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اِس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قادیانیوں کو اپنے جھوٹا ہونے کا سوفی صد یقین ہے اور وہ صرف ظاہرداری نبھارہے ہیں اور اَپنی دکانداری چمکارہے ہیں۔اِس لیے میں انہیں نصیحت کرتا ہوں۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ

قادیانیوں کا آٹھواں مغالطہ:

قادیانی جب مسلمانوں کو دلائل کے ساتھ مرزا قادیانی کی نبوت پر قائل نہیں کرسکتے تو وہ آخری حیلہ یہ استعمال کرتے ہیں کہ جناب! استخارہ کرلیں کہ مرزا صاحب نبی ہیں یا نہیں۔ہمارے دین سے ناواقف مسلمان بھائی واقعتہً استخارہ کرنے بیٹھ جاتے ہیں، چونکہ خوابوں پر شیطانی اثرات کا مرتب ہونا ایک طے شدہ حقیقت ہے۔اس لئے اگر اُن کے خواب میں شیطانی اثرات کی آمیزش ہوجائے تو وہ فوراً مرزائی بن جاتے ہیں۔ان بے چاروں کو علم نہیں ہوتا کہ طے شدہ دینی اموراَور بنیادی عقائد میں استخارہ کرنا جائز نہیں ہے۔کیا کبھی کسی نے استخارہ کیا ہے کہ

(۱) اللہ ایک ہے یا دو؟

(۲) بزرگ ملائکہ چار ہیں یا پانچ ؟

(۳) عذابِ قبر برحق ہے یا نہیں؟

(۴) قیامت قائم ہوگی یا نہیں؟

(۵) میں آدم کی اولاد ہوں کہ نہیں۔میں اپنے باپ کی اولاد ہوں کہ نہیں، وغیرہ۔

جس طرح ان امور کے متعلق استخارہ جائز نہیں، بلکہ قرآن مجید اوراَحادیث صحیحہ سے جو کچھ ثابت ہے، ان سب امور پر ایمان لانا فرض ہے۔اسی طرح قادیانیوں کے کہنے پر یہ استخارہ کرنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں یا نہیں۔مرزا قادیانی نبی ہے یا نہیں؟ سراسر گمراہی اور حماقت ہے۔

ثانیاً: استخارہ ہمیشہ ان کاموں کے متعلق ہوتا ہے۔جن کے دو پہلو ہوں۔استخارہ کے ذریعہ یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ کون سا پہلو بہتر ہے؟ اور جو بھی غیبی اشارہ ہو۔اس پر عمل کیا جاتا ہے۔مرزا قادیانی کے نبی ہونے یا نہ ہونے کا استخارہ تو تب ہوسکتا ہے۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا، معاذ اللہ، مشکوک ہو۔جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت اور آپ کے آخری نبی ہونے کا سوفیصد اعتقاد رکھتے ہیں تو پھر مرزا قادیانی کے متعلق استخارہ کیسا؟

قادیانیوں کا نواں مغالطہ:

قادیانی علماءِ کرام کے متعلق پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ خود علماء کے درمیان شیعہ سنی، بریلوی دیوبندی، مقلد غیر مقلد، وغیرہ کے مسلکی اختلافات موجود ہیں اور ہر ایک مسلک کا مفتی دوسرے مسلک والوں کو گمراہ اور کافر کہتا ہے،ہمیں بھی یہ لوگ کافر کہتے ہیں جو کہ اِسی قبیلہ سے ہیں۔اس پروپیگنڈہ کا جواب یہ ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ ہر طبقہ کے بعض متعصب افراد اِس کام میں مصروف رہتے ہیں، لیکن ہر مسلک کا معتدل مزاج طبقہ ان پر حاوی ہے اور مختلف قومی مسائل پر تمام مسالک کے علماء ہمیشہ متحد رہے ہیں۔مثلاً:

(۱) قراردادِ مقاصد

(۲) علماء کے 23 نکات

(۳) اِسلامی نظریاتی کونسل کے ذریعہ اسلامی قوانین کی تدوین

(۴) قادیانیوں کا کفر

اِن سب امور میں تمام مسالک کے علماء تعصبات وتحفظات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے شریک رہے ہیں۔تحریک نظام مصطفیٰ اور متحدہ علماء کونسل بھی اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔تحریکاتِ ختم نبوت ۱۹۵۳، ۱۹۷۴، ۱۹۸۴ء اور ناموسِ رسالت کا مسئلہ اور عقیدۂ ختم نبوت پر مکمل اتفاق بھی اِن ہی امورِ مشترکہ میں سے ہیں۔ہمارے علماء اور ماہرینِ قانون ملکی عدالتوں میں تفصیلی بحث کرکے یہ ثابت کرچکے ہیں کہ قادیانیوں کو کافر کہنا' فرقہ وارانہ اختلافات کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ قادیانیوں کے کفر کی ٹھوس وجوہات ہیں۔اصل بات یہ ہے کہ علماء کرام کا اتحاد قادیانیوں کو کانٹے کی طرح چبھتا ہے۔مرزا قادیانی بھی یہ اتحاد برداشت نہ کرسکا اور تمام علماء ومشائخ کو گالیاں دے کر دل کے پھپھولے پھوڑتا رہا۔اُس کے پوتے' چوتھے قادیانی سربراہ آنجہانی مرزا طاہر احمد نے بھی اس کے مشن کو خاصا آگے بڑھایا، چنانچہ حسب روایت اب بھی قادیانی، علماء کرام کے خلاف زبانی اور عملی طور پر محاذ آرائی کرتے رہتے ہیں۔

قادیانیوں کا دسواں مغالطہ:

قادیانیوں کا دسواں مغالطہ قولاً نہیں بلکہ عملاً ہے۔ وہ یہ کہ قادیانی اپنے میٹھی زبان سے مسلمانوں کو بڑا متاثر کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض دیہاتی اور کچھ شہری مسلمان ان کے اخلاق کے بڑے گن گاتے ہیں۔ قادیانیوں کے حسن اخلاق کی حقیقت جاننے کے لیے چند اُمور پیش نظر رکھیں۔

(۱) نبوت کا دعویدار مرزا قادیانی بہت بڑا بدزبان تھا، اس کی بدزبانی کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں:

(الف) ہمارے دشمن خنزیر ہیں اور اُن کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔ (''روحانی خزائن''، جلد۱۴صفحہ۵۳)

(ب) مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کے مخالف مولانا سعد اللہ لدھیانویؒ کو درج ذیل القابات دیئے: کمینہ، فاسق، شیطان، ملعون، سفیہوں کا نطفہ، بدگو، خبیث، مفسد، منحوس، خبیث، جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا۔ (''روحانی خزائن''، جلد۲۲صفحہ۴۴۵، ۴۴۶)

(ج) مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کے مخالف علماء کے متعلق لکھا کہ:

''مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے، ہرگز نہیں، کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔'' (''روحانی خزائن''، جلد:۱۱، صفحہ۳۰۹)

(د) مولانا محمد حسین بٹالویؒ کو فرعون اور مولانا سعد اللہ لدھیانویؒ کو، ہامان کا لقب دیا۔ (''روحانی خزائن''، جلد:۱۱صفحہ۳۴۱)

(ر) مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے متعلق یہ الفاظ لکھے: اندھا شیطان، دیو گمراہ، بدبخت، ملعون۔ (''روحانی خزائن''، جلد:۱۱، صفحہ۲۵۲)

ایسے بدزبان اور بداَخلاق شخص کو نبی ماننے والے خود کس طرح حسن اخلاق کے مالک ہوسکتے ہیں؟

(۲) قادیانیوں کا اخلاق صرف دکھاوے اور مسلمانوں کو پھنسانے کے لیے ہوتا ہے اور جہاں مسلمانوں کے گمراہ ہونے کی امید نہ ہو، وہاں اُن کا یہ اخلاق بھی غائب ہو جاتا ہے۔ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اپنی تقریروں میں قادیانیوں کے اخلاق کی یہ مثال دیا کرتے تھے کہ جس طرح قصائی جانور خریدتا ہے۔ پھر اُس کو کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کرتا ہے اور آخر کار اُس کے گلے پر چھری چلا دیتا ہے۔ اِسی طرح قادیانی بھی اپنے حسن اخلاق سے مسلمانوں کو پھنساتے ہیں اور جب وہ پھنس جاتے ہیں تو اُن کے ایمان پر چھری چلا دیتے ہیں۔ مرزائیوں کا مسلمانوں سے تعلقات قائم کرنا صرف اور صرف ان کو گمراہ کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ جیسا کہ قادیانیوں کے چوتھے سربراہ آنجہانی مرزا طاہر احمد نے لندن سے یہ حکم جاری کیا تھا کہ ''ہر احمدی کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ سال میں کم از کم ایک مسلمان کو احمدی بنائے۔'' چنانچہ قادیانی اپنے سربراہ کے حکم کی تعمیل کے لیے سب کچھ کرتے ہیں۔

قادیانیوں کا گیارہواں مغالطہ:

قادیانیوں کے نماز، روزہ سے ایک زبردست مغالطہ مسلمانوں میں پیدا ہوتا ہے کہ جب قادیانی بھی ہماری طرح نماز، روزہ کے پابند ہیں، اذانیں دیتے ہیں، مسجدیں بناتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں تو پھر وہ کس طرح کافر ہوسکتے ہیں؟ مسلمانوں میں یہ مغالطہ بھی دینِ اسلام کی تعلیمات سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔

اگر ایمان و کفر کے متعلق ایک اصول ذہن میں رکھ لیا جائے تو اِس مغالطہ سے دوچار ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ اصول یہ ہے کہ مسلمان کے ایمان کے معتبر ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو مانا جائے، اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے سامنے کسی کو ٹال مٹول کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

و ما کان لمومن و لا مومنة اذا قضی اللہ ورسوله امراً ان یکون لھم الخیرة من امرھم ومن یعص اللہ ورسوله فقد ضل ضللا مبینا (الاحزاب ۳۶)

(ترجمہ) اور کسی مومن مرد اور عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی امر مقرر کریں تو وہ اس کے کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے۔ وہ صریح گمراہ ہو گیا۔

اس مضمون کو سورۃ اَلنساء ۶۵ اور ۱۱۵ میں بیان کیا گیا ہے۔ غرضیکہ دین اسلام کے تمام احکام کو تسلیم کیے بغیر دعویٰ ایمان معتبر نہیں ہوسکتا۔ کافر ہونے کے لئے تمام احکامات کا انکار کرنا ضروری نہیں۔ اگر کوئی شخص تمام دینی احکام کا منکر ہے تو وہ بھی کافر ہے۔ اگر کوئی شخص تمام احکام کا قائل ہے اور صرف ایک بنیادی اور اُصولی عقیدہ کا منکر ہے تو وہ بھی کافر ہے۔ تاریخی اعتبار سے جائزہ لیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں بعض عرب قبائل صرف زکوٰۃ کے منکر تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور صحابہؓ نے ان کو کافر گردانا اور لشکر کشی کر کے ان کا قلع قمع کیا۔

اُس دور کے مدعیانِ نبوت تمام دینی احکام کے منکر نہ تھے۔ مرزائیوں کی طرح وہ بھی نماز پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے، اذانیں دیتے تھے، مگر اُن کا جرم یہ تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِجرائے نبوت کے قائل تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی قرار نہ دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ کرام کی ایک خاصی بڑی تعداد کو مدعیانِ نبوت کے خاتمہ کے لیے قربان کر کے دینِ اسلام کی حفاظت کی۔

اِس لیے مرزائیوں کی اذانوں اور عبادت سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ان کے دامِ ہم رنگِ زمین سے خود بھی بچنے اور دوسروں کو بھی بچانے کی ضرورت ہے۔

مرزائی چونکہ ختم نبوت اور رفع ونزولِ عیسیٰ پر دلالت کرنے والی تمام آیات اور متواتر حدیثوں کے منکر ہیں۔ اِس لیے اُن کی عبادات ضائع ہیں۔ مرزائی شراب کو پانی سمجھ کر کفر کے لق ودق صحرا میں سفر کر رہے ہیں۔ اس لئے وہ اُس وقت تک راہِ راست اور ہدایت نہیں پا سکتے، جب تک کہ وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت سے تائب ہو کر سچے دل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نہ آ جائیں۔ **وما علینا الا البلاغ المبین**

☆☆☆

سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات امتحانی پیپر پر لکھ کر روانہ کریں:

(اپنا نام، کوڈ نمبر اور مکمل ایڈریس لازماً تحریر کریں)

سوال: 1۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مختصراً صرف ایک لائن میں لکھیں

(1) اُمتِ محمدیہ میں سب سے پہلا اِجماع کس مسئلہ پر ہوا؟

(2) قادیانیوں کے نزدیک کون سی جگہ ''ارضِ حرم'' کا درجہ رکھتی ہے؟

(3) اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی ہے، یا فروعی؟

(4) جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت میں شامل نہیں ہیں، اُن لوگوں کے بارے میں قادیانیوں کا کیا مؤقف ہے؟

(5) ''مرتد'' سے کیا مراد ہے؟

(6) کیا قادیانیوں کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟

(7) جو شخص قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہونے کے باوجود قادیانیوں کو مسلمان سمجھے۔
اسلام کی رُو سے اُس شخص کو کیا کہا جائے گا؟

(8) کیا قادیانی مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ ہیں؟

(9) یہ الفاظ کس کے ہیں کہ:

''جس نے مجھ میں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کیا، اُس نے مجھے نہیں پہچانا''؟

(10) یہ معلوم کرنے کے لیے کہ ''کیا مرزا قادیانی نبی تھا یا نہیں'' کیا استخارہ کیا جا سکتا ہے؟

سوال 2: مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان اصولی اختلافات کیا ہیں؟ صرف پانچ اختلافات لکھیے۔

سوال 3: لاہوری مرزائی کون ہیں اور اُن کا کیا عقیدہ ہے؟ مختصراً تحریر کریں۔

سوال 4 : کافر، زندیق اور مُرتد میں کیا فرق ہے؟ صرف تعریف لکھیے۔

سوال: 5 کیا قادیانیوں کا یہ کہنا درست ہے کہ: ''ہم مظلوم ہیں اور ہم پر پابندیاں لگا کر ہمارے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے؟